رجسٹرڈ نمبر ۱۹ل

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۴۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی۔ ۲۱ نومبر سنہ ۱۹۱۳ع | نمبر ۴۷

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول - مِن تصنیف ایڈورڈلے آئیمن صاحب رومن اُردو صفحہ ۲۰ ایہہ کتاب ہرایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ و اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کیلئے پرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر دو ۸ر +

صحت حکمی } مِن تصنیف قاضی میر محمد کونبھی - فارسی اُردو قیمت ۴ر صفحہ ۹۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہرایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیئے +

انجیل برنباس } مِن تصنیف عبدالاحد از قاہرہ - کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی - پادری نگین صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اِس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم } مِن تصنیف ڈاکٹر جے - ڈبلیو - رابرٹسن صاحب جس کو ڈاکٹر ڈبلیو ہینٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی اُردو ۸ر رومن بھی چھاپی گئی - قیمت ۴ر اُردو ۸ر اور ۱۲ر یہہ کتاب نہایت ضروری - ہرایک مسیحی کو چاہیئے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض } ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر - ۸ر - ۱۲ر رومن اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہوجاویں گی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہرایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے ہ کتاب کی قیمت صہ ہ گنی قیمتی ہے +

ویدک شائستگی - قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدوں کی اصل - فارسی اُردو قیمت ۸ر +

ذات وچار - فارسی اُردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو قیمت ۲ر +

دائی گری } مِن تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو ۱۲ر فارسی اُردو ۱ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے - ہرایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے - اسلئے ہرایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمارداران } یہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کیگئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد ہوجاوے - لہٰذا وہ ہرایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہے - ہرایک گھر نہیں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں - رومن اُردو قیمت صہ یہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے امید ہے کہ بہت جلد چھپکر تیار ہوجائیگی +

یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۶ر فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں +

۱ - بھگیل سنگھ نمبردار - ۲ - امبادی ٹوکری - ۳ - سدیپک چھین - ۴ - پھرکی - ۵ - میں رما پھرداہاں ۶ - ایک کتی دی کتھا - ۷ - خاتون ورلن - ۸ - سیونک کھاگئی +

دیگر کتابیں

ابن حور اُردو ۵ر	۸ر + شعاع نور حصہ اول و دویم
راجنس کروسو ۸ر	۱۲ر + طیطس رفیق صلیب
طلائی شمعدان ۲ر	۴ر + تحقیق الاسلام حصہ اول
مارکوپولو کا سفرنامہ ۱ر	۸ر + مسلمانوں میں شادی کرنیکا طریقہ انگریزی
روح سے معمور زندگی	۴ر + القاب مسیح
طریق دعا	۴ر + بائبل کس طرح پڑھنی چاہیئے

روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی - گورمکھی حروف - ایم بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے - مجلد بورڈ - ۴ر +





نور افشاں

لودیانہ۔ جمعہ ۲۱۔ نومبر ۱۹۱۳ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

کلکتہ میں ایک پادری کو جبکہ وہ دریائے ہگلی پر کشتی کا انتظار کر رہا تھا ایک شخص نے پیچھے سے پکڑ کر دریا میں پھینکنے کی کوشش کی۔ مگر بعض لوگوں نے مدد کو پہونچکر بچا لیا۔ ملزم حوالہ پولیس کیا گیا۔

مسٹر ایم کے سین اگزیکٹو انجینیر ایسٹرن بنگال ریلوے سیالدہ سٹیشن (کلکتہ) کے ریلوے یارڈ میں شنٹنگ انجن کے نیچے آکر ہلاک ہو گئے۔

کوئٹہ کتار سنگھ پر سے بکثرت بارش سے جابجا پہاڑ کے ٹکڑے آ گرے ہیں۔ اور ریلوے لائین بھی کئی جگہ سے ٹوٹ گئی ہے تجارت مسدود ہے۔

سینپوری کے مقدمہ سازش میں ملزموں کا اپیل ہائیکورٹ الہ آباد سے خارج ہو گیا۔ بلکہ عدالت العالیہ نے زائیہ بال ملزم کی سزا چار چار سال قید سخت تک بڑھا دی۔ بقیہ ملزموں کی سزا بحال رہی۔

حضور ویسرائے ۲۴ دسمبر کو کلکتہ میں دربار بیوی منعقد فرمائیں گے۔

ہفتہ بھر کی سخت بارش سے دریائے اڑیسہ اور کئی تالاب کے ٹوٹ جانے سے متعدد بازار زیر آب ہیں۔ بہت سے خس پوش منے مکانات بہ گئے۔ وہاں کی فصل کے نقصان کا بھی اندیشہ کیا جاتا ہے۔

ولائیت کی مشہور رقاصہ مس ماڈ ایلن آئندہ ۲۴ دسمبر کو بمبئی میں اپنا کھیل دکھائیگی اور سنا ہے کہ مس صاحبہ بمبئی میں صرف ۲ کھیل کریگی

۱۹۱۳ء کے آخری امتحان انڈین سول سروس میں منجملہ ۴۴ امیدواروں کے مندرجہ ذیل ہندوستانی بھی کامیاب ہوئے ہیں۔ بنگالی رام ناؤ سر حاصل کردہ ۳۵۲۵ راجنیدر ۳۹۳۱ برینہ کار سیر ۲۸۴۰۔ جیونت اننت گاڈویل ۳۶۱۱ ستیندر نگھ رائے ۳۵۳۵ شری سرو ہوتا ۳۲۶۸ ستیبش چندر سین ۳۱۶۲

سر ولیم میئر فنانس ممبر گورنمنٹ ہند نے بنکوں کے دوالوں و تجارتی پریشانی کے بارہ میں مسٹر ٹارن سیکرٹری دہلی ایجنسی بنک بنگال اور مسٹر گنسلٹ کنٹرولر جنرل سے گفتگو کی۔

تقاوی تقسیم کرنے کی غرض سے گورنمنٹ ہند نے گورنمنٹ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کو ۸۰ لاکھ روپیہ عطا کیا ہے۔

۱۸ و ۱۹۔ اکتوبر کو فرانسیسی ہند میں سخت بارش سے شہر ہند کے شہید درگس کو سخت نقصان پہونچا ہے۔ طوفان سابق سے بھی بارہ فیٹ اونچا تھا۔ شہر کا پہلا چار سو فیٹ حصہ تمام دکال خراب ہو گیا ہے۔ اٹھارہ لاکھ روپیہ خرچ مرمت کا تخمینہ کیا جاتا ہے

دیوالی کے دنوں میں ڈپٹی کمشنر پولیس کلکتہ نے ایک مارواڑی کے گھر چھاپہ مار کر ۴۲ آدمی گرفتار کئے جو اکثر مارواڑی تھے یہ شخص سے جوا کھیل رہے تھے۔ دس سے پچاس روپے تک ہر ایک کے پاس سے برآمد ہوئے۔ جواریوں میں سے ایک نے ایک کنسٹیبل کو سخت مارا۔

صوبہ بہار و اڑیسہ میں ۱۹۱۴ء میں نارتھ اک کا جدید سرکل کھولا جائے گا۔ جس کے لئے عمارت تیار ہو رہی ہے۔

برٹش کولمبیا میں ہندوستانی مزدوروں کی زیادتی ہونے کے باعث وہاں کی گورنمنٹ نے ۳۱ مارچ ۱۹۱۴ء تک ہندوستانی مزدوروں کے داخلہ کی ممانعت کر دی۔

اجودھیا میں عام طور پر گاؤکشی نہیں ہوتی۔ مگر کہتے ہیں غفور نامی نے عبدالواحد کے گھر میں گائے ذبح کی خود ہی پولیس کو اطلاع دی دونوں گرفتار اور ایک ضمانت پر رہا۔ زیر دفعہ ۱۸۸ مقدمہ کا نوٹس دیا گیا ہے۔

تار برقیات

۱۵ نومبر لندن۔ واشنگٹن میں یہ سمجھا گیا ہے کہ میکسیکو میں جو برٹش وزیر سر لیونل کرڈن رہتے ہیں۔ انہوں نے پریذیڈنٹ ہورٹا کو کہا ہے کہ برطانیہ عظمیٰ صوبجات متحدہ امریکہ کو اپنا اخلاقی سہارا دیگا۔ پریذیڈنٹ ہورٹا کے دوست اس کو مشورہ دے رہے ہیں کہ وہ اس کے مطیع ہو جاوے۔

۱۶ نومبر میکسیکو شہر۔ پریذیڈنٹ ہورٹا نے کہہ دیا ہے کہ میں غیر ممالک سے آئے ہوؤں کی حفاظت کرنے میں حتی الوسع کوشش کرونگا۔ سر لیونل کرڈن نے برطانوی رعایا کو اطلاع دی ہے کہ جب تھے ہی پناہ کے لئے محفوظ جگہوں میں بھاگ جانا میکسیکو میں امریکن سفارت کے درمیان لیستم شک کے خلاف جذبات پھیلے ہوئے ہیں۔ ہورٹا نے محل میں کیبنٹ کی خاص مجلس فراہم ہونے کا اعلان دیدیا ہے۔

۱۵۔ نومبر لندن۔ البانیہ تقوری سرحد کے بارے میں برٹش کمشنر کی تجویز کو آسٹریا اور اٹلی ہر دو نے قبول کر لیا ہے۔ اب تک معلوم نہیں کہ تجویز دراصل کیسی ہے۔ مگر یونان اور البانیہ کے درمیان جو جھگڑے ہیں۔ ان کی بابت مصالحہ کی خاصیت رکھتا ہے۔

۱۶۔ نومبر لندن اگرچہ مسٹر گاندھی نے اپنے حق میں بہت سے صفائی کے اثبات بہم پہنچائے۔ مگر پھر بھی سرکار کی جانب سے ان پر قصور لگ ہی گیا۔ ۱۴ نومبر کو مسٹر گاندھی پر اسوائے ان نو ماہ کی قید کی سزا کے جو ڈنڈی کے فیصلہ پر ان کو دی گئی۔ اس معاملہ میں تین ماہ کی قید کی سزا اور دی گئی ہے۔ اس پر آج میں ہندوستانیوں نے ایک جلسہ کیا اور جنوبی افریقہ میں مسٹر گاندھی کے قید ہونے کے خلاف اعتراض کیا ہے۔ اور حکومت کے خلاف اعتراض کرتے ہوئے کہا ہے کہ جو کالے مجمعوں کا ہندوستان میں ہوا ہے۔ وہ جنوبی افریقہ میں ناجائز ہے۔ اس میٹنگ نے وائسرائے کو تار دی ہے۔ اور امداد کی درخواست کی ہے۔

۱۴۔ نومبر ڈربن۔ ریاست نٹال میں جو ۲ ہزار ۸ سو ہندوستانی ہیں ان میں سے پندرہ سو نے ہڑتال کر دی ہے۔ یہ سب کے سب وہاں کی شوگر کمپنی کے ملازم ہیں۔

۱۷ نومبر کیپ ٹاؤن۔ گاندھی کے ہمدمت مسٹر کلنباخ کو تین مہینے کی قید کی سزا ہوئی ہے۔ مسٹر پولاک ضمانت پر رہا ہے۔ ریکٹ تقریباً سو سے زیادہ پولیس کے سپاہی نٹال کے قریبی اضلاع میں آگئے ہیں۔ اور بغاوت آنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ برطانیہ عظمیٰ میں ہندوستانی مسلمانوں نے ایک میٹنگ فراہم کر کے لندن برانچ کے قائم رہنے کے حق میں ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ مگر کہا ہے کہ وہ آل انڈیا لیگ کے ماتحت ہو۔ اور مسٹر امیر علی سے درخواست کی ہے کہ اس بنا پر وہ پریذیڈنٹ رہیں۔ اور اس برانچ کو یہ کہا ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کی ایک میٹنگ فراہم کرے اور اس میں یہ تجاویز کرے کہ کس طرح اس کے ممبر زیادہ ہو جائیں۔

بقیہ مضمون صفحہ ۶ کالم ۳۔ ہاتھ سے دیے ہوئے۔

اسلام پر میرے مقابلہ میں الزامی حملے کرینگے۔ تو ان حملوں کا مسلمانوں کے اسلام پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اس لحاظ سے بھی دیانندی بھائیوں کو اپنے مقصد میں کامیابی نہیں ہوگی۔ پس بہتر یہی ہے کہ وہ میرے ساتھ اسی صورت میں بحث کریں جس صورت میں کہ میں ان کے سامنے آتا ہوں۔ اور میرے مسلمان ہونے پر زور نہ دیں" وغیرہ وغیرہ اس بیان کو سنکر دیانندی بھائیوں کے ہوش اڑ گئے اور سناٹا چھا گیا۔ اس کے بعد مسٹر دھرمپال نے ڈھائی گھنٹے تک دیانندی فرقہ کی پولیٹیکل چالوں کو طشت ازبام کیا اور ثابت کیا کہ وید خدا کا کلام نہیں۔ لیکچر نہایت ہی پرزور اور مدلل تھا۔

دہلی میں مسٹر دھرمپال سے دیانندیوں کے مباحثہ کی تیاری

مسٹر دھرمپال کے ویکی ہی اٹھرنے دہلی کے دیانندیوں کا ناک میں دم بند کر دیا۔ چنانچہ دو سکر دان انہوں نے مسٹر دھرمپال کے اس چیلنج کا کہ دیانندی فرقہ ایک پولیٹیکل گروہ ہے۔ بذریعہ چٹھی کے دھرمپال کو جواب دیا کہ ہم آپ کے چیلنج کو منظور کرتے ہیں۔ اور آپ کے ساتھ بحث کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مسٹر دھرمپال نے ان کی درخواست کو فوراً منظور کر لیا۔ چنانچہ اب فریقین میں مباحثہ کے لئے مکان انتظام اور شرائط کے طے کرنے کے بارے میں خط و کتابت ہو رہی ہے جس وقت ان تمام باتوں کا تصفیہ ہو گیا۔ اس وقت مسٹر دھرمپال اپنے دیانندی دوستوں سے مباحثہ شروع کر دینگے۔ یہ مباحثہ نہایت ہی عظیم الشان پیمانہ پر ہوگا۔ دہلی میں اول تو مسٹر دھرمپال کے لکچرسے ہی دھوم مچ گئی ہے۔ مگر اب اس مباحثہ کو دیکھنے کے لئے دہلی بھر میں لوگوں کا شوق بڑھ رہا ہے۔ جب تک مباحثہ شروع نہیں ہوتا تب تک مسٹر دھرمپال ایک دو جگہ اور دیانندی کیمپ میں گولہ مارنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ۲۴ نومبر سے لے کر ۳۰ نومبر تک ان کے لیکچروں کا سلسلہ مینپوری میں ہوگا جہاں پر کہ پادری میکلن صاحب نے ان کو دیانندی آریہ سماج مین پوری کے سالانہ جلسہ پر لیکچروں کے لئے مدعو کیا ہے۔ اس کے بعد مسٹر دھرمپال فتح پور میں لکچر دیں گے وہاں سے وہ دہلی پہونچ جائینگے۔ جہاں پر کہ دیانندیوں سے مباحثہ ہوگا۔ مسٹر دھرمپال نے تحریر کے ذریعہ تو دیانندیوں کا ناطقہ بند کیا ہی تھا۔ مگر اب وہ تقریر کے ذریعہ بھی اُن کا ناطقہ بند کر رہے ہیں۔ ہمارے مسیحی بھائیوں کو چاہئے کہ جس طرح مسلمان بھائی مسٹر دھرمپال کے لیکچروں کا انتظام کر کے ان کو بڑے شوق سے بُلاتے ہیں۔ اسی طرح وہ بھی مسٹر موصوف کی دیانندیوں کے بارے میں گہری معلومات سے فائدہ اُٹھانے کی خاطر ان کے لیکچر جا بجا کروائیں۔

---

۱۵ نومبر۔ جھیلوں میں بڑی بھاری آندھی آئی جس سے ۱۵ جہاز گم ہو گئے۔



ایڈیٹوریل نوٹس

صحیفۂ فطرت و صحیفۂ انجیل

یہ دونوں صحیفے ایسے مشہور و معلوم ہیں اور سب اُن سے واقف ہیں کہ اُن کی بابت یہ بیان کرنے کی ضرورت ناظرین نور افشاں کے لئے معلوم نہیں پڑتی کہ وہ کیا ہیں۔ اور کیا تعلیم دیتے ہیں۔ یہاں ہمارا صرف یہ منشا ہے کہ وہ دونوں اسرار الٰہی سے بھرے ہوئے ہیں۔ اگرچہ اُن میں سے ایک انسانی طبعی زندگی کے لئے اور دوسرا انسانی روحانی زندگی کے لئے لازمی ہے تو بھی اُن ہر دو صحیفوں میں ایسی باتیں بھی پائی جاتی ہیں جو انسانی فہم کی رسائی سے بعید و بلند ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ دونوں صحیفے ایک ہی مصنف کی تصنیف ہیں۔ اگرچہ اُن کی طریق تصنیف میں فرق ہو اگرچہ ایک کا مقصد طبعی فلاح اور دوسرے کا منشا روحانی بہبودی اور خوشی ہے اور اگرچہ دونوں صحیفوں میں اُس مصنف کے ہر دو منشاء کے تکمیل کے اسباب موجود ہیں۔ اور ان کا اثر بالواسطہ یا بلاواسطہ انسان پر ہوتا ہے تو بھی بعض امور اُن کے نہایت ہی ادق و لاینحل ہیں اسی پہلو سے ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ یہ دونوں صحیفے آپس میں کیسی مطابقت رکھتے ہیں۔ چند ایک مثالیں اس امر کے لئے کافی ہونگی وہ یہ ہیں کہ

اُن میں سے ایک کشش ثقل ہے یعنی وہ کشش یا قوت جو سیاروں کو مع اُن کے اپنے اپنے مدار پر قائم رکھتی اور اُن کو ایک دوسرے کے پاس آنے نہیں دیتی۔ بلکہ ایک نہایت موزوں اور مفید اور خوبصورت نظام میں منظوم کر کے آفتاب سے ایک خاص فاصلہ پر اُس کے گرد اُن کو گھماتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کروڑوں میل لمبی رسی ہے جس میں وہ ایک دوسرے کے ساتھ مناسب فاصلہ پر منسلک اور پروئے ہوئے ہیں۔ اور یہ لڑی مالا کی صورت میں آفتاب کے گلے میں پڑی ہوئی اُس کے گرد گردش کر رہی ہے۔ اس کشش ثقل کے خاص قوانین ہیں جو اپنی پوشیدہ تاثیرات ان سیاروں پر کرتے اور ان کو فائدہ پہونچاتے ہیں یہ قوت ہر وقت اور ہر جگہ موجود ہے۔ کیونکہ یہ ایک ذرہ ریشہ کو بھی زمین کی جانب کھینچتی ہے یہ ہر جرم اعظم پر اور گرد زمین کے دونوں نصف کروں پر اپنا عمل رکھتی ہو کوئی وقت یا جگہ اس سے خالی نہیں ہے۔ مگر کون ہے جو اس کے اسرار پنہانی کا بیان کر سکتا ہے۔ بلکہ تو بھی یہ ہمارے گرد اگرد اور ہمارے ساتھ ہے۔ اور ہر وقت آزادانہ طور پر اپنے مخفی کرشمے دکھا رہی ہے جو صرف اثرات ہی سے محسوس اور معلوم ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک اور راز فطرت میں وہ ہے جس کو سنسکرت میں اکاش اور انگریزی میں ایتھر کہتے ہیں جس کی موجودگی سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ یہ اکاش (ایتھر) ہر جگہ موجود ہے۔ بلکہ ایسا عالمگیر اور محیط کل ہے کہ ہم خیال بھی نہیں کر سکتے کہ فلاں جگہ وہ نہیں ہے۔ مگر کسی نے آج تک اُس کو ہوا کی طرح علیحدہ نہیں کیا۔ اور خاص کر کسی نے اس کا تجزیہ کیا ہے۔ اور نہ کر سکتا ہے۔ ہوا جو زندگی بخش آکسیجن اور زہریلی نائیٹروجن سے مرکب ہے تو ہم اُس کی آکسیجن کو جلا سکتے ہیں اور اُس کی تلچھٹ میں خالص اور زہریلی نائیٹروجن باقی رہ جاتی ہے۔ مگر ایتھر یعنی اکاش کو ہم اس طرح سے پھاڑ نہیں سکتے اور نہ ہی اُس کے اجزائے ترکیبی کو علیحدہ علیحدہ کر سکتے ہیں۔ پس ہم کو اُس کی موجودگی کا کس طرح پتہ لگا۔ صرف اسی طرح کہ جو باتیں روشنی کے لئے ضروری ہیں۔ اکاش اُن کو ہم پہونچاتا اور مہیا کرتا ہے۔ کیونکہ جس طرح آواز ہوا کی تھرتھراہٹ کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح نور ہوا سے بھی زیادہ لطیف مادہ کی تموجات کے ذریعہ سے تشریح کی جاتی ہے۔ یہ اکاش سرو ویاپک ہے یہ ہمارے کرۂ ہوائیہ سے بھی اوپر اور پرے ہے۔ موجودہ مدار شمسی سے کروڑوں میلوں سے بھی زیادہ پرے پھیلا ہوا ہے۔ بلکہ اس سے بھی اربوں اور کھربوں میل دور تک وسیع ہے حتیٰ کہ کہکشاں کے دور سے دور ستارے سے بھی پرے پھیلا ہوا ہے۔ یہی صحیفۂ فطرت کے اسرار پنہانی میں سے ایک ہے جس کی تشریح آج تک نہ ہی کسی نے کی اور نہ کوئی کر سکتا ہے۔ اسی طرح بجلی ایک شے ہے جو فطرت میں موجود ہے اور ہمیشہ رنگا رنگ کے کرشمے منصۂ شہود پر ظاہر کرتی ہے جو تار برقی یا بے تار برقی کے ذریعہ خبر رسانی میں ہزاروں اور لاکھوں میلوں تک طرفۃ العین میں اپنا کام کرتی ہے۔ مگر کون ہے جس نے اُس کی ماہیت کو کما حقہٗ جان لیا ہے

پھر ریڈیم جیسی ایک شے دریافت ہوئی ہے جس سے نئے نئے تجربات اور کرشمے ظہور میں آ رہے ہیں۔ اور آئندہ ظاہر ہونے کا وعدے اور توقع کی جاتی ہے۔

یہ اور ان کے علاوہ دیگر امور صحیفۂ فطرت کے اسرار الٰہی میں سے چند ایک ہیں۔ لیکن کیا ہم ان مشاہدات و عجائبات سے اس امر کے یقین کرنے کا استحقاق نہیں رکھتے کہ فطرت میں ان سے بھی زیادہ لطیف اور پر اسرار اور زور آور اشیا موجود اور اپنا اپنا عمل کر رہی ہیں؟ اور عجیب و غریب کرشمے دکھا کر خاص عقل انسانی کو ورطۂ تحیر میں غرق کر رہی ہیں؟ کیا وہ انجیل مقدس کے اسرار الٰہی و عجائب نامتناہی نہیں ہیں جن کو خداوند یسوع مسیح نے منکشف اور واضح کر دیا ہے؟ کیا وجود خدا کا عجیب اور روحانی سر نہیں ہے جو ہر زمان اور ہر مکان میں بلا انکار کے نہیں رہ سکتا؟ اُس کی ذات اور کلام اور جو اُن کاموں سے نتائج پیدا ہوتے ہیں وہ بذات خود عجیب ہیں۔ ان کی موجودگی اور اثرات سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ گرچہ اُنکی ماہیت اور حقیقت سے کوئی کما حقہ واقف نہیں اور نہ ہی کوئی اُنکا شرح بیان کر سکتا ہے۔ یہ رموز ایسے ہیں جو ہماری تعریف اور تمجید کے مستحق ہیں۔ واجب ہے کہ ہم اُن کی تعظیم کریں۔ کیونکہ وہ ہر پہلو سے لاثانی ہیں جس طرح اکاش سرو ویاپک ہے اسی طرح مسیح بھی ہر جا حاضر و ناظر ہے۔ اُس کی آنکھیں نہ صرف ہر ایک شخص کو دیکھ رہی ہیں۔ بلکہ ہر شخص کے خیالات اور اُن کی ماہیت اور انجام کو بھی ملاحظہ کر رہی ہیں جس طرح بے تار کی تار برقی دور دراز ممالک میں بلا روک ٹوک وقت کے نہایت ہی قلیل حصے میں خبر پہونچا دیتی ہے۔ اسی طرح سے ہمارا آقا و منجی خداوند یسوع مسیح اس کرۂ زمین کے تمام ایمانداروں کو یکساں ہے اُن کو دیکھتا ہے اور اُن کی سنتا ہے۔ بلکہ ان کے لطیف سے لطیف خیال کو بھی دریافت کرتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ وہ خدا کا کلمہ یا شبد یا لوگس ہے۔ ابتدا میں کلمہ (لوگس یا شبد) خدا کے ساتھ تھا۔ اور کلمہ (لوگس یا شبد) خدا تھا یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔ ساری چیزیں اس کے وسیلے سے پیدا ہوئیں

اور جو کچھ پیدا ہوا ہے اس میں سے کوئی چیز بھی اس کے بغیر پیدا نہ ہوئی۔ اس میں زندگی تھی اور وہ زندگی آدمیوں کا نور تھا اور نور تاریکی میں چمکتا ہے۔ اور تاریکی نے اسے قبول نہ کیا۔" (یوحنا ۱: ۱ سے ۵) نیز کفارہ، تثلیث، فضل سے نجات، نئی پیدائش، تجسم وغیرہ وغیرہ تعلیمات وہ آسمانی اسرار ہیں جن کے کما حقہ سمجھنے اور بیان کرنے سے محض عقل انسانی قاصر اور عاجز ہے۔ مگر پھر بھی یہ آیتیں جیسا انسان کی روحانی ہستی اور زندگی اور اس کی نشوونما اور ترقی کا گیا اور کافی ذرائع ہیں۔ جیسے مذکورہ بالا طبعی امور کے سمجھنے سے انسان عاجز ہے ویسا ہی ان روحانی باتوں کے تفہیم سے عقل انسانی قاصر ہے۔ جس طرح طبعی اشیاء اور قوانین کو بلا دریافت کئے اور ان کی کنہ کو بلا سمجھے ہم ان سے فائدہ اٹھا اور خوش ہو رہے ہیں۔ اسی طرح لازم ہے کہ ہم انجیل کے مذکورہ بالا اسرار کو باوجود نہ سمجھنے کے بھی ان سے فائدہ اور خوشی اٹھائیں۔

شہیدوں کا خون کلیسیا کا بیج ہے۔

یہ مقولہ اگرچہ تیسری چوتھی صدی میں وضع ہوا تھا پھر بھی اس کی ترتیب اسی طرح مسیحی مذہب کی عین ابتدا ہی سے ہے۔ اس کے بانی نے سب سے پہلے شہید ہو کر کلیسیا کی بنا ڈالی اور بعد میں اس کے شاگرد شہید ہوئے جن کے خون سے کلیسیا نے پرورش پائی۔ پھر ۳۲۵ء تک خون ہی سے اس کلیسیا کا نشوونما ہوتا رہا۔ اور اب تک ہو رہا ہے۔ اور ہر جگہ بیج ہوتا ہے۔ اور ہر زمانہ میں ہوتا رہا ہے۔ خود ہندوستان ہی میں ۱۸۵۷ء کے غدر میں یہ بیج بویا گیا۔ جس سے کلیسیا کا یہ درخت ہرا بھرا ہے جو آج یہاں دیکھنے میں آتا ہے۔ جس کے سائے میں ہمارے ہندوستانی ہم وطن تو میں آج شوق سے بیٹھ رہی ہیں اور جس کے پھل کھا کر سیر اور خوش اور مستفید ہو رہی ہیں۔ ۱۸۹۹ء سے ۱۹۰۰ء تک چین میں بہت سے پروٹسٹنٹ مشنری شہید ہوئے ان میں ۸۸ مرد اور ۷۷ عورتیں تھیں۔ ان شہیدوں کے خون کا بیج چین میں بویا ہی نہیں بلکہ باکسروں کی ایذا رسانی کے وقت سولہ ہزار چینی مسیحی قتل ہوئے۔ اور ان کے خون کا تخم چین کی زمین میں بو گیا۔ اب تک مسیحی وہاں شہید ہو رہے ہیں اور طرح طرح سے ان کو تکالیف دیجاتی ہیں۔ جس طرح جسم کی طاقت اور فربہی اور خوبصورتی خون ہی کے طفیل سے ہے۔ اسی طرح مسیح کے بدن کلیسیا کی ترکیب طاقت فربہی اور خوبصورتی شہیدوں کے خون سے ہے۔ اس طرح اس مقولہ کی پوری پوری تصدیق اور تائید ہوتی ہے۔ کہ شہیدوں کا خون کلیسیا کا بیج ہے "قربانی میں قدرت ہے"۔ اور یہی وجہ ہے کہ جہاں ایک شہید ہوتا ہے وہاں چار مسیحی کلیسیا میں شامل ہو جاتے ہیں۔ جس بیج کو ایک مسیحی اپنے خون سے بوتا ہے اس کو دوسرے مسیحی اپنے خون سے سینچتے اور بارآور کرتے ہیں۔ ہندوستانی مسیحیوں پر اگرچہ اس وقت یہ حالت نہیں ہے تو بھی دوسری صورت میں تو قربانی کی ضرورت ہے ہمارے چاروں طرف مخالف گروہ منہ پھاڑے پڑے ہیں۔ اور بڑے سخت گیر اور تند خو ہیں۔ جو زبان سے قلم سے باہمی برتاؤ سے بڑے زور کے ساتھ میدان کارزار گرم کئے ہوئے ہیں۔ یہ حالت بھی ابتدائی صدیوں کی ایذا رسانی سے کچھ کم نہیں ہے۔ اگر فرق ہے تو صرف اتنا کہ وہ تکالیف صرف جسمی تھیں۔ مگر یہ علمی اخلاقی اور روحانی ہے۔ جیسا اس وقت شہید ہونے کی ضرورت تھی۔ اسی طرح اس وقت بھی زندہ قربانی کی ضرورت ہے جب تک روحانی امور میں بڑی بڑی زندہ قربانیاں نہ ہوں تب تک ہندوستانی مسیحیوں کے مستقل سپورٹ اور مضبوط کلیسیا بننے کی امید نہیں ہے۔ اس وقت جو کچھ کلیسیا نظر آ رہی ہے۔ وہ صرف انہیں لوگوں کا کام ہے جنہوں نے اپنا تن من دھن قربان کر کے کلیسیائیں قائم کی ہیں۔ کیا ہندوستانی مسیحی آجکل بتا سکتے ہیں کہ ان میں کس قدر ستیفان پولس۔ لوتھر۔ پولیکارپ وغیرہ وغیرہ موجود ہیں۔ جو ان کی طرح مسیحیت کی خاطر جان بھی قربان کرنے کے لئے مستعد ہوں۔ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ جب تک مسیحی لوگ اپنی جان اور آرام سے زیادہ مسیحیت کو عزیز نہ سمجھیں گے۔ تب تک ہندوستانی مسیحیوں کو ہر پہلو سے ترقی اور مضبوطی محال ہے۔

دہلی میں مسٹر دھرمپال کا لیکچر اور دیانندیوں میں ہلچل

۱۶ نومبر کو دہلی میں مسٹر دھرمپال کا لیکچر بموقعہ اہل حدیث کانفرنس ہوا۔ مسٹر موصوف کے لیکچر میں حاضرین کی تعداد دس ہزار کے لگ بھگ تھی۔ اس لیکچر کی بڑی خوبی یہ تھی کہ اس سے دیانندی کیمپ میں سخت ہلچل مچ گئی۔ لیکچر سے پیشتر دیانندیوں نے یہ شور مچایا کہ مسٹر دھرمپال اگر مسلمان ہو کر ہمارے مقابلہ پر آئیں تو ان کو ویدوں پر حملہ کرنے کی حقیقت معلوم ہو جائے۔ مسٹر موصوف نے اپنے لیکچر میں کہا کہ میرے دیانندی بھائیوں کا اس بات پر زور دینا کہ میں مسلمان ہو کر ان کے مقابلہ پر آؤں ظاہر کرتا ہے کہ ان کے پاس میری تحریروں کا کوئی تحقیقی جواب نہیں ہے اور کہ ان کا مدعا مجھے مسلمان بنانے سے صرف اس قدر ہے کہ وہ اس صورت میں مسلمانوں پر الزامی حملے کریں گے۔ میرے اکتوبر ۱۹۱۳ء کے اندر کے پرچہ سے یہ بات تو ظاہر ہے کہ میں مسلمان نہیں ہوں۔ اور خود مولوی صاحبان نے بھی جلسے میں کہدیا ہے کہ میں مسلمان نہیں ہوں۔ اپنے دیانندی بھائیوں کی خاطر میں تو مسلمان ہونے کے لئے بھی تیار ہوں مگر سوال یہ ہے کہ مجھے مسلمان کون کرے۔ مسلمان بھائی تو مجھے مسلمان کرتے نہیں۔ کیونکہ وہ تو صاف کہتے ہیں کہ جس شخص کے اسلام کے بارے میں اس قسم کے خیالات ہوں جو کہ اکتوبر کے اندر کے پرچہ میں درج کئے ہیں۔ وہ شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اب میرے مسلمان ہونے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ میرے دیانندی بھائیوں نے جس طرح مجھے مسلمان سے آریہ بنایا تھا اسی طرح وہ اب اپنے ہی سماج مندر میں مجھے آریہ سے مسلمان بنانے کی رسم ادا کریں۔ اور جس طرح انہوں نے مجھے پہلے شدھ کرتے وقت گو بھکشک کو گو رکھشک بنانے کا شور مچا کر ہندوؤں کو خوش کیا تھا۔ اسی طرح وہ اب مجھے اپنے سماج مندر میں گو ماس کے ذریعہ مسلمان بنا کر مسلمانوں کو خوش ہونے کا موقعہ دیں۔ اس طریقہ میں اپنے دیانندی بھائیوں کے ہاتھ سے مشرف بہ اسلام ہونے کے لئے تیار ہوں۔ اگر ان کو یہ شرط منظور ہو تو میں کل ہی ان کے سماج مندر میں جا کر ان کے ہاتھ سے اسلام قبول کر کے بطور ایک مسلمان کے ان کے ساتھ بحث کروں گا۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جس طرح آریہ مندر میں ایک آریہ کا مسلمان ہونا تاریخ میں بالکل نئی ہی مثال ہوگی۔ اسی طرح مجھے دیانندی بھائیوں کے ہاتھ سے جو اسلام ملیگا وہ مسلمانوں کے اسلام سے بالکل نیا ہوگا اور اگر دیانندی بھائی اپنے (بقایا مضمون صفحہ ۱۴ کالم ۲ ملاحظہ)

اخبار بدر کے سوالوں کا جواب

ہمعصر بدر قادیانی نے کسی نامہ نگار محمد علی

نورافشاں صاحب کے نام سے دو تین سوالات کے جواب طلب فرماتے ہیں۔ وہ سوالات معہ جوابات حسب ذیل ہیں۔

(۱) سوال۔ کفارہ اگر ایک خوشخبری کی چیز ہے تو اس کو پیش کرنے والے یہودا اسکریوطی اور یہودی علماء کیوں ناقابل تعریف ہو کر نجات یافتہ نہ ہو گئے؟

جواب۔ اس لئے کہ انہوں نے توبہ نہ کی اور خوشخبری پر ایمان نہ لائے۔ کیونکہ یہی شرط ہے۔ دیکھو مرقس ۱: ۱۵ "وقت پورا ہو گیا ہے اور خدا کی بادشاہت نزدیک آگئی ہے۔ توبہ کرو اور خوشخبری کو مانو۔"

(۲) سوال۔ یسوع نے جب سارے جہان کے گناہ اپنے اوپر لے تو سب سے بڑا گنہگار وہ خود ٹھہرا۔ اب اس کی نجات کے واسطے کون پھانسی ملیگا؟

جواب۔ جب غیروں کے گناہ مسیح نے اُٹھائے تو غیروں ہی کے لئے مسیح نے صلیب پر سزا بھی سہی اور فیصلہ ہو گیا۔ یہاں وہ سلسلہ نہیں ہے جو آپ بنانا چاہتے ہیں۔ گر مسیح کے لئے بھی کسی اور کے پھانسی ملنے کی ضرورت ہوتی تو مسیح کا مصلوب ہونا اور گناہوں کے لئے ٹھہرنا ہرگز شفا ہی ناممکن ہوتی۔ "اس نے اپنے بیٹے کو گناہ آلودہ جسم کی صورت میں اور گناہ کی سزا کا حکم دیا" (رومیوں ۸: ۳) پھر دیکھو یوحنا ۱۰: ۱۷ و ۱۸)

(۳) سوال اگر کفارہ مطابق مرضی خدا تھا تو صلیب کے وقت بجائے کسی خوشنودی کے اظہار آفات ارضی و سماوی کا اظہار کیوں ہوا؟

جواب۔ تاکہ دنیا جانے۔ اور آپ جیسے یقین کریں۔ کہ خدا تعالیٰ نے بذریعہ مسیح کی تصلیب کے واقعی لوگوں کے گناہوں کی سزا اٹھائی۔ اور واقعی مسیح اُن کے لئے کفارہ ہو گئے۔ اسی واسطے مسیح کے آخری الفاظ صلیب کے الفاظ یہ تھے کہ "پورا ہوا" یعنی نجات کا کل کام پورا ہو گیا۔

(۴) سوال۔ اگر کفارہ نے گناہ بخشوا لئے تو یسوع نے حواریوں کو کیوں کہا کہ تم جبکہ چاہو بخشو۔

جواب۔ شاگردوں کو اس دنیا میں گناہ بخشنے اور سزا دینے یا نہ دینے کا اختیار دیا گیا تھا۔ جیسے حننیاہ اور سفیرہ کے معاملے سے (اعمال ۵ باب) اور الیماس جادوگر (اعمال ۱۳) اور شمعون جادوگر کا معاملہ (اعمال ۸ باب) مگر اس کو کفارہ سے کوئی نسبت نہیں۔

مکتی فوج کے مرحوم جنرل بوتھ کی مختصر سوانح عمری

مکتی فوج پنجاب میں وہ گروہ مسیحیاں ہے جس کے نام اور نہایت مفید ملک اور مفید مسیحی مذہب کام سے شاید ہی کوئی شخص ناواقف ہوگا۔ اس کی خدمات عامہ نہ صرف پسند خاص و عام ہوئی ہیں۔ بلکہ اُن کی کل خدمات کو سرکار انگلشیہ نے نہ صرف یورپ ہی میں پسند فرمایا۔ بلکہ ہندوستان میں بھی نہایت قدر دانی کی نگاہ سے دیکھا اور بہت سے عطیات اور امداد اس کے کام میں عطا فرمائی ہیں۔ ایسی مفید گروہ کے بانی اور قابل تعریف بانی مبانی کی سوانح عمری سے قدرے واقف ہونا فائدہ اور دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

جنرل بوتھ صاحب جو مکتی فوج یا سالویشن آرمی کے بانی تھے انگلستان کے ناٹنگھم شہر میں ایک غریب والدین کے گھر ۱۸۲۹ء کی دسویں اپریل کو پیدا ہوئے تھے۔ چونکہ وہ بہت غریب اور نادار تھے۔ اس لئے وہ اپنے لخت جگر کو جس نے آئندہ ایک مشہور و معروف شخص بننا تھا۔ جس سے اُس کے والدین بالکل بیخبر تھے۔ کسی قسم کی اعلےٰ تعلیم نہ دلا سکے۔ لیکن انہوں نے اپنے اس ہونہار فرزند کو نیک چلنی اور نیک نیتی کی اعلےٰ اور بیش بہا تعلیم دینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اور یہی وہ تعلیم تھی جس نے آج اُس کے نام نامی اور کارہائے گرامی کا سکہ ہر خاص و عام پر جما دیا ہے۔ جس کی نہ صرف مسیحی دنیا بلکہ غیر مسیحی دنیا بھی مداح ہے۔ ۱۵ سال کی عمر تک جس قدر تعلیم اس کی حیثیت اور طاقت سے ہو سکی حاصل کی۔ اسی اثنا میں جب اس نے دیکھا کہ اس کے غریب ہموطن دنیا پرستی اور نفس پروری کی دھن میں لگے ہوئے ہیں۔ اور مذہب کی طرف سے وہ بالکل بے پرواہ ہیں اور ایسی حالت میں کوئی اُن کا پرسان حال نہیں ہے۔ وہاں کے پادری اور مسیحی واعظین صرف دولتمندوں اور تعلیم یافتوں ہی میں اور کا پرچار کر رہے ہیں۔ اور غریبوں اور نیچوں کو نیک اور مفید بنانے میں اپنی کسر شان سمجھتے ہیں۔ تو انہوں نے اُن بیچارے مصیبت زدوں اور جاہلوں پر ترس کھا کر ان کی تعلیم و تلقین پر اپنی کمر ہمت کسی اور ۱۸۶۱ء سے ۱۸۶۵ء تک جا بجا جا کر شہری جائے اتفاقی اور گوشے گوشوں سے وعظ کئے اور مسیحی مذہب کی تعلیم دی۔ لیکن چونکہ یہ کام جس کا بیڑا انہوں نے اٹھایا تھا ایک ہی شخص سے ہونا دشوار بلکہ ناممکن خیال کیا اسلئے وہ لنڈن میں آئے اور وہاں ایک جماعت تیار کی ایک عرصہ تک اس جماعت کے کئی نام یکے بعد دیگرے رکھے اور بدلے گئے۔ مگر آخر کار ۱۸۷۸ء میں سالویشن آرمی یعنی مکتی فوج کے نام نامی سے مستقل طور پر موسوم اور قائم ہو گئی۔ ابتدا میں یہ جماعت صرف مزدوروں اور ادنےٰ قوم کے لوگوں سے بنی تھی۔ جنرل صاحب موصوف صرف انہیں میں پرچار کیا کرتے اور صرف انہیں سے مدد لیتے رہے تھے۔

اس عرصہ ابتدائی میں مکتی فوج کی سخت مخالفت ہوتی رہی لوگ ان پر ٹھٹھا کرتے رہے۔ ان کی نقلیں کیا کرتے اور انہیں بہت ہی برے گالی سناتے رہتے تھے۔ مگر دادرے جنرل بوتھ اس نے سب کی سہی۔ اور اپنے خداوند کے فرمودہ کے مطابق کہ اگر تمہیں ایک شہر میں ستائیں تو دوسرے شہر کو بھاگ جاؤ۔ جہاں جہاں لوگ اُس کو ستایا کرتے تھے وہاں وہاں سے وہ بھاگ کر دوسری جگہوں میں چلا جایا کرتے تھے۔ وہ اپنے ارادہ اور عمل میں ایسا پختہ کار ثابت قدم رہا کہ مخالفت کی آندھی اور طعن و تشنیع کے سیلاب اُس کی ایمان کے گھر کی بنیاد کو جو حقیقی چٹان پر رکھی ہوئی تھی ذرا بھی جنبش نہ دے سکے۔ اس کے استقلال تحمل اور شرافت کو دیکھ کر بڑے بڑے دولتمند اور علماء بھی اس کے مداح ہو گئے۔ حتیٰ کہ خوش قسمتی سے وہ دن بھی آ گیا کہ مرحوم شاہ انگلستان اور مرحوم شہنشاہ جاپان اور سابق پریزیڈنٹ ممالک متحدہ امریکہ نے کشادہ دلی سے آپ کی ہمت اور کام کی تعریفیں کیں۔ اور بہت سی امداد بھی دیں۔

رفتہ رفتہ اس جماعت کی مختلف مقامات میں شاخیں بھی پھیلنے لگ پڑیں۔ اور ۱۸۷۸ء سے ہی اس میں بہت سی اصطلاحیں ہونے لگ پڑیں۔ جنرل اور کرنل اور کپتان وغیرہ وغیرہ

فوجی عہدے اور اصطلاحیں بھی مروج اور مستعمل ہوتی گئیں۔ ارتقام طریقے اور وہاں بھی فوجی سپاہ کی طرح برتنے لگ پڑے اور خاص عمدہ فوج تیار ہو گئی۔ باجہ بجانا اور قواعد وغیرہ بھی فوجی ڈھنگ پر ہی ہونے لگے۔ اور بتدریج وہ صورت اختیار کر لی جو اب ہے۔

۱۹۱۱ء تک کے عرصہ میں ۵۹ ملکوں میں ۸۵۸۲ مقامات میں ان کی چھاؤنیاں ہیں۔ جن میں بہت سے والنٹیر کام کر رہے ہیں۔ سب کا صدر مقام لندن ہے۔ ۳۴ زبانوں میں ان کی کتابیں چھپ چکی ہیں۔ صرف مقبوضات برطانیہ عظمیٰ ہی میں سالویشن آرمی کے ڈیڑھ لاکھ سپاہی اور سوا دو کروڑ کی جائیداد ہے۔ اور کئی ایک رسالے اور اخبارات بھی ان کی نیگرانی چھپتے ہیں۔ ہندوستان میں بھی گئی فوج آج دو ڈھائی ہزار تو افسر ہی افسر ہیں اور سپاہیوں کی تعداد تو لاکھوں تک پہنچ گئی ہے۔ یہ لوگ غربا کو قرض دیتے۔ مریضوں کی ہر طرح سے خدمت کرتے۔ دیہات میں کاشتکاروں کو مدد دیتے اور بدچلن اور جرائم پیشہ لوگوں کو بُرے کاموں سے بچانے کی حتی الامکان کوشش کرتے ہیں۔ ہزاروں خلق خدا کی پرورش و تعلیم کا انتظام کرتے ہیں۔ گورنمنٹ اس میں ان کو بہت مدد دیتی ہے۔

جنرل بوتھ صاحب بڑے مستقل مزاج حلیم الطبع خیراندیش۔ اور تمام زندگی کے ہر ایک پہلو میں بڑے محتاط تھے۔ یہاں تک کہ کھانے پینے کی چیزوں کا بھی بہت لحاظ رکھتے تھے۔ گوشت اور شراب تو در کنار وہ تمباکو سے بھی سخت نفرت رکھتے تھے۔ مخالف حالتوں کا بخوبی مقابلہ کرتے اور اُن میں کامیاب رہتے تھے۔ ان کے کیرکٹر اور زبان میں بڑی تاثیر تھی۔ ایسا کبھی مجمع میں آپ تقریر کرتے تھے۔ عوام کی بہبودی انہیں پر تھی۔ ہر قسم کی طبعی اور اخلاقی اصولوں کی پابندی ہی کی وجہ سے آپ ۸۳ سال کی عمر میں بھی ایسے مضبوط تھے کہ موٹر میں سوار ہو کر بلا کسی قسم کی تکلیف کے سفر کر سکتے تھے۔

یوں تو آپ اکثر بیماری کے ساتھ مقابلہ کرنے میں کامیاب اور فتحمند ہوتے رہے۔ مگر جب آپ اس جہان فانی سے سفر کرنے پر تیار ہو گئے تو جولائی ۱۹۱۲ء میں بیمار ہوئے۔ مگر اس مرتبہ آپ بیماری پر فتح نہ پا سکے۔ آخر کار ۲۰ اگست کی رات کے ۱۰ بجے آپ نے اس جہان فانی سے کوچ کیا۔ آپ کی وفات پر تمام مسیحی سلطنتوں نے بڑا اظہار افسوس کیا۔ انگلستان کے اکثر معزز علما اور مقتدر لیڈر آپ کی تجہیز و تکفین پر حاضر تھے۔ شہنشاہ جارج پنجم نے آپ کی قبر پر چڑھانے کے لئے ایک ہار بھیجا تھا۔ الغرض اُن کا جنازہ بڑے شان سے ہوا۔

آخر میں ہم اپنے واعظین اور پادری صاحبان اور کل مسیحیوں کو اُن کی خجستہ خصائل، نیک نیتی، ہر دلعزیزی اور کام میں محنت اور جفاکشی کی طرف توجہ دلانے سے رک نہیں سکتے۔ ہم سب کو اُن کے نمونہ کی پیروی کرتے ہوئے خداوند کی بے غرضانہ خدمت کرنی لازم ہے۔ ان کی اُن تھک ہمت مضبوط عقیدت اور کام کرنے میں جی جان لڑا دینے کی لاثانی سپرٹ کی تقلید واجب ہے۔ جس طرح انہوں نے فقط جانیں مسیح کی خاطر فتح کیں اور گمشدہ جانوں کو گمراہی اور بدعادتوں اور بُرے کاموں کے پھندوں سے رہائی دی اور ان کو نیک چلن بنانے میں کوئی کسر باقی نہ رکھ چھوڑی اسی طرح ہر ایک مسیحی کا بندے اور پیشوا کو کرنا ضروری ہے۔

محل صلح

امریکہ کے مشہور و معروف کرڈنیگی نے ایک بڑا بھاری عطیہ دیا تھا جس کی لاگت سے ہیوگ میں ۱۹۰۶ء کے درمیان ایک محل صلح (پلیس آف پیس) کے نام سے ایک بڑی عالیشان عمارت کی بنیاد رکھی گئی تھی جو اب بن کر تیار ہے۔ وہ کرنیگی مسٹر اینڈ ور کارنیگی ہیں۔ انہوں نے اس عمارت کے لئے ۱۵ لاکھ ڈالر یعنی ۴۵ لاکھ روپیہ عطیہ دیا اور سلطنت برطانیہ نے ۷۵ ہزار پونڈ دیئے۔ اس عمارت کے لئے ۲۱۵ نمونے یا نقشے پیش کئے گئے تھے۔ مگر ان میں سے مسٹر کارڈونیر کا نقشہ منظور ہوا۔ اور اسی کے مطابق یہ عمارت بنائی گئی ہے۔ یہ تین منزلہ ہے۔ اور ہائی کورٹ ہوس جیسی نظر آتی ہے۔ اس کا بڑا ہال ۹۰ فیٹ لمبا اور ۴۰ فیٹ چوڑا ہے۔ اور ۱۰۰۰ آدمی اس میں با فراغت بیٹھ سکتے ہیں۔ یہ تمام دنیا کے اختلافات کے فیصل کرنے کے لئے آربٹریشن روم (یعنی ثالثی کمرہ) ہے جہاں منصفان یا ثالث بیٹھ کر تمام تفرقات کے بارے میں فیصلہ کریں۔

جنوبی امریکن مشن

جنوبی امریکہ میں ایک مشن ہے۔ جو انگلینڈ سائوتھ امریکن مشنری یونین کے نام سے موسوم ہے۔ اس کی بنیاد ۱۸۴۴ء میں رکھی گئی۔ اور وہ جنوبی پیراگوے کے جنگلی انڈین کے اور برازیل میں ٹوریتو انڈینس کے درمیان کام کرتی ہے۔ کام اُن کا تبلیغی اور بشارتی ہے۔ لوگ اس مشنری کام پر بڑی توقع اور بھروسہ رکھتے ہیں اور ان کا کام ہر دلعزیز ہو رہا ہے۔ اور آئندہ بڑی شاندار کامیابی کی اُمیدیں ہیں۔ خدا اس کام پر برکت بخشے۔

میڈیگاسکر میں مشن کا کام

یہ افریقہ کے جنوب مشرق میں ساحل کے قریب ہی ایک بڑا سا جزیرہ ہے۔ وہاں کئی مشنری سوسائٹیاں بشارتی کام کر رہی ہیں۔ مثلاً فرینڈز فارن مشنری ایسوسی ایشن۔ پارسی مشنری سوسائٹی۔ نارویجین مشنری سوسائٹی اور ایس پی جی انگلیکن مشن۔ ان سوسائٹیوں میں ۱۹۳۳ کلیسیائیں ہیں۔ ۹۰۲۲۶ پورے شرکائے کلیسیا۔ ۴۰۰۰۰ عام مسیحی ہیں۔ ایل۔ ایم۔ ایس سوسائٹی نے سب سے پہلے اس جزیرہ میں کام شروع کیا تھا۔ اس کے متعلق وہاں آج ۶ سو ۲۳ مسیحی جماعتیں ۵۰۸ پاسبان ۲۵ ہزار ۵۰۰ واعظین اور ۱۴۰۵ اُستاد ہیں ۱۰۱ ڈے سکول ۶۱۹۱ طلبا۔ سنڈے اسکول کے طلبا ۲۴۶۱۷ اور سالانہ چندے کی رقم ۲۶۵۵ پونڈ ہے۔ ان سوسائٹیوں کے علاوہ رومن کیتھولک بھی بہت سے علاقوں کے اندر کام کر رہے ہیں۔

راگ سے آگ بجھانا

حال ہی کا ذکر ہے کہ ایک مشہور و معروف نیچرلسٹ پروفیسر چارلس کیلوگ نے اپنی لگاتار محنتوں اور تجربوں سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ راگ گا کر آگ فوراً بجھائی جا سکتی ہے۔ چنانچہ اس نے اپنی جدید تحقیقات کا تجربہ کئی ایک اشخاص کے سامنے کر کے بھی دکھا دیا ہے اور ایک عام مجمع میں اپنی سارنگی بجانا اور اُس کے ساتھ گانا شروع کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آگ کے جلتے ہوئے شعلے آن



کی آن میں بجھ گئے۔ مسافر کہتے ہیں کہ ہندوستان میں ایک دیپک راگ بھی قدیم زمانہ میں تھا جس کے گانے سے بجھے ہوئے چراغ جل اُٹھتے تھے۔ مگر مغربی دنیا میں اس کا عکس ثابت کر دیا۔

ایک نئی دریافت

آثار قدیمہ کی تحقیقات دنیا میں نہایت ہی دلچسپ اور نئی نئی دریافتیں کر رہی ہے۔ جن سے روز روز نئی باتیں دریافت ہو رہی ہیں۔ حال ہی میں امریکہ کے صوبہ پنسلوینیا کے ایک گاؤں نیپور میں سے زمین کھودتے ہوئے ایک تختی نکلی ہے۔ اس تختی کو وہاں کے ایک عالم فاضل شخص ڈاکٹر اے۔ فرچیول نے کئی سال کی متواتر سخت محنت اور جانفشانی کے بعد پڑھ دیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے کہ اس تختی سے نو ہزار سال قبل کے حالات معلوم ہوتے ہیں یعنی مسیح سے سات ہزار سال قبل یہ تختی لکھی گئی ہے۔ اس زمانہ میں مامون بابلی دنیا پر حکمران تھا۔ اور اس میں دنیا کے تمدن کے عجیب و غریب حالات مندرج ہیں۔ اس میں یہ بتلایا گیا ہے کہ دنیا کو ایک عورت نے پیدا کیا ہے۔ خدا اس عالم کا خالق نہیں ہے۔ اس عورت کے ہمراہ دو مرد رہتے ہیں لیکن ان مردوں کو اس کے خدائی اختیارات پر کچھ بھی دسترس نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب مذکور کا خیال ہے کہ یہ تختی پیدائش عالم کی سب سے قدیم تاریخ بتاتی ہے۔ زیادہ مفصل حالات ابھی دریافت نہیں ہوئے۔

برما میں جو جڈسن سنٹینری میٹنگیں ہو والی ہیں۔ اُن میں حصہ لینے کے لئے صوبجات متحدہ امریکہ کے نہایت مشہور و معروف لکچرار پادری ہنری کلے میبل صاحب ہندوستان میں آگئے ہیں۔ صاحب موصوف اس ملک کے عمدہ ترین مقرروں میں سے ایک ہیں۔ آپ پیپر اور لیکچر سرودیں۔

روسی یہودی کو اس قدر یورپین یونیورسٹیوں نے محروم کر رکھا ہے کہ اب اُن کو فلسطین میں ایک یہودی یونیورسٹی قایم کرنے کی ضرورت پڑ گئی ہے۔

مراسلات

جلسہ نشیّوں کا

صاحب پریذیڈنٹ

صاحبان میں اس جلسہ کی کارروائی کو بڑے اشتہ سے شروع کرتا ہوں۔

معزز ناظرین۔ دنیا میں سب کوئی سکھ چاہتا ہے۔ اور نجات کا طالب ہوتا ہے۔ آج کا ہمارا مبارک جلسہ انہیں دو باتوں کے ثابت کرنے کے لئے قرار پایا ہے۔ جس میں بڑے بڑے ریفارمر تجربہ کار اپنی دلائل سے ثابت کریں گے۔ کہ دنیا میں سدا کا سکھ اور اصلی نجات کس طرح حاصل ہوتی ہے میں اس میں زیادہ کہنا نہیں چاہتا چنانچہ شرابی۔ پوستی۔ افیمی۔ چرسی۔ بھنگی۔ جملہ صاحبان باری باری اپنی دلائل سے ثابت کرینگے۔ اور ایک اجنبی مسافر ضمیر کو بھی جو بے طلب شامل جلسہ ہو گئے ہیں۔ بعد میں اگر موقعہ ملے تو اظہار رائے کی اجازت ہے۔ اب پہلے جلسوں کے عرق رونق حضرت شرابی صاحب صاحبان جلسہ کو مسرور کرتے ہیں۔

شرابی

حضرات مجھے شرابی کہتے ہیں۔ دنیا میں ایسے انسان بھی ہیں جو مسکرات کے استعمال کو برا سمجھتے ہیں۔ مگر شکر ہے کہ ہمارے گروہ اہل نشہ میں کوئی ایسا خیال نہیں کرتا یاد رکھنا چاہئے کہ انسان کی زندگی کا مقصود آخرت میں نجات حاصل کرتا ہے۔ تو سوائے کسی نشہ کے خاص شغل کے کوئی کہیں نہیں پا سکتا ہے۔ بہشت کی خوشی شراب کے استعمال سے حاصل ہوتی ہے۔ جس کے ثبوت میں میری یہ دلائل ہیں۔ (۱) سعدی نے کہا ہے بغیر طاقت عبادت محال ہے۔ شراب نہایت مقوی ہے۔ اور اس سے عبادت میں خوب مدد ملتی ہے۔ شعر

پتیا نہیں شراب کبھی بے وضو کئے + قالب میں میرے روح کسی پارسا کی ہو

(۲) جب تک انسان محو نہ ہو جائے۔ تب تک عبادت کا لطف نہیں۔ شراب پی ایسے محو ہوئے کہ نیکی بدی کی تمیز ہی نہ رہی۔ جب تک انسان کو نیکی بدی کی تمیز ہے اس وقت تک روحانی ترقی کچھ نہیں کر سکتا۔ شراب میں سدا یہ وہی نہیں رہتی۔ اس لئے نیکی بدی میں تمیز کرنا اس کے لئے کفر ہے (۳) حضرت اسپیدہ بزرگ ہیں۔ جن کا چہرہ نورانی سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ شرابیوں کی صورت اس کا ثبوت ہے۔ (۴) جب تک انسان سب کو یکساں نہ دیکھے اس کی عبادت بے پھل ہوتی ہے۔ شرابی کی نظر میں سب یکساں ہوتے ہیں سنا ہوگا۔ کچے شرابیوں نے اپنی ماں بہن اور استری میں ذرا بھی تمیز نہیں کی۔ دنیا میں اسطے بدنامی کا شہرہ حاصل کیا۔ (۵) حلیم مزاجی اور انکساری نجات کا دروازہ ہیں۔ جو شرابی ہی کو حاصل ہیں۔ شراب پی بازار میں گرے۔ کتا آیا منہ چاٹا۔ جاتی دفعہ پیشاب بھی کر گیا۔ ممکن نہیں کہ شرابی ذرا بھی برا مانے۔ (۶) اور بہت سے گن شراب میں ہیں جو تھوڑے وقت میں بیان نہیں ہو سکتے۔

پریذیڈنٹ صاحب۔

اب حضرت پوستی صاحب آنکھیں بند۔ اُٹھنا دشوار گرتے پڑتے تشریف لاتے ہیں۔

پوستی

حضرات۔ میری عجیب صورت ہے۔ آنکھیں کھلتی ہی نہیں۔ اٹھنا دشوار ہے۔ خوف ہے گر نہ جاؤں۔ کیا مزے کی پینک میں ہوں ادھر۔ کیا کچھ کہلوانا چاہتے ہیں لیجئے عرض کرتا ہوں۔ صاحبان۔ پوست کے گن تو آپ میری حالت ہی سے سمجھ گئے ہونگے۔ میں بھی دو چار لفظ کہنا چاہتا ہوں۔ (۱) جس قدر منشی چیزیں ہیں سب میں کچھ نہ کچھ سدھ بدھ ضرور رہتی ہے۔ مگر پیارے پوست میں وہ خوبی ہے کہ کسی اور نشے میں نہیں۔ بالکل بے ہوش ہونا۔ دنیا و مافیہا کی خبر تک نہ ہونا۔ بازار ہو۔ مجمع ہو گھر ہو سڑک ہو۔ جہاں پینک آ گئی وہاں کھڑے ہیں تو کھڑے ہی رہے۔ اور صبح ہو یا شام بیٹھے ہیں تو بیٹھے ہی رہے۔ سوتے ہیں تو سوتے ہی رہے۔ یہ صرف پوست ہی کے فائدے ہیں۔ اور کسی چیز میں نہیں ہو سکتے۔ (۲) پوستی کے برابر بے پرواہ کون ہو سکتا ہے۔ پینک میں آئے

بگڑی۔ جوتی نمادرد۔ خبرے ندارم (۳) نازک مزاجی کا یہ حال ہے کہ پوستی بھی بیدار ہے۔ اچانک اڈگھ ہوائی تو پنگ میں دیا د عاقبت کی خبر نہیں۔ وہاں فرشتوں تک کو دخل نہیں کہ ہم کو جگا سکیں۔ پوست کا اثنا اونچا ہے کہ اگر پوست پر کسی کا پاؤں آجائے تو اس کی سات نسلیں نرک کو جائیں گی۔ (۴) پوست کا جو تابعدار ہے۔ وہ بیوی بچوں دوست اور ہمسایوں اور حاکم وقت کی حکومت سے بالکل آزاد ہو جاتا ہے بہشت کو جا ئز کیا وہ سدا بہشت ہی میں رہتا ہے پوست کے بلے اگر کوئی ہمارا پوست بھی اتار لے تو بھی ہم اُس کے عوق گئے یوں کہیں گے۔ شعر:-

برستا ہے جو ابر تر تمنا ئیں برستی ہیں۔
ڈبو دے عرق ڈونڈوں میں مجھے ساقی تو گردن

پریذیڈنٹ صاحب

حاضرین۔ اب حضرت افیونی صاحب جھومتے ہوئے تشریف لائے ہیں۔

افیمی

صاحبان۔ افیون ایک اعلےٰ نعمت ہے۔ جو اس کا استعمال نہیں کرتا وہ گویا خدا کی نعمتوں کا شکر نہیں کرتا۔ انہیں کی خوبیاں بیان کرتا ہوں (۱) افیون جو کھاتا ہے۔ ممکن کیا کہ اس کو نزلہ۔ ریزش۔ اور کھانسی کی قسم کا کوئی بھی عارضہ ہو۔ وہ خود مجسم عارضہ ہے (۲) افیونی کو قبض کا ہونا لازمی ہے قبض کو حکیم لوگ مرضوں کی ماں کہتے ہیں۔ افیونی اپنی زندگی میں آزمائشوں ہی میں لگا رہتا ہے (۳) افیونی کو کسی نے بھی صبح سویرے اٹھتے نہیں دیکھا ہوگا۔ جتنے دم خواب میں گزریں غنیمت ہیں۔ چانڈو وغیرہ سب اسی کے بچے ہیں۔ جہاں یہ نہ ہو سمجھو کچھ بھی نہیں۔ چنانچہ کسی نے کہا ہے شعر:-

خلد میں پھر کسی کافر کا ہی دل بہلیگا۔
گر نہ اس اسود افیون کا ڈبہ ہوگا۔

صاحبان اسود کے معنے کالا سانپ ہے۔ اور اسود افیون کے معنے افیون کا کالا سانپ ہے۔ اسی شعر کو دوبارہ بیان کرتا ہوں شعر:-

خلد میں پھر کسی کافر کا ہی دل بہلے گا۔
گر نہ اس اسود افیون کا ڈبہ ہوگا۔

پریذیڈنٹ صاحب

اب حضرت چرسی صاحب آنکھیں سرخ بیٹھی ہوئی آواز بکھرے ہوئے بال آتے ہیں۔

چرسی

دیکھیے صاحبان آنکھیں سرخ ہیں۔ آواز بیٹھی ہوئی ہے بال بکھرے ہوئے ہیں۔ جیسا بیاں لے سیاہ ہوں۔ حاضرین بمقابلہ دیگر اشیاء منشی کے چرسی بھی کچھ کم رتبہ نہیں رکھتے ہیں۔ چرسی اور بادشاہ کی صفات میں کچھ تفاوت ہی نہیں ہے۔ چرسی اپنے ہاتھ سے ممکن نہیں ہے کہ کوئی بھی کام کرے۔ ہمیشہ بیا چشم رہتا جس سے کرامات کا کوٹ کوٹ کر بھرا رہنا ثابت ہے۔ آنند میں رہتا ہوں جیسا بہشت کو جاؤنگا۔ اسی واسطے زخوشی میں میرے حسن کی یہ بہار ہے چنانچہ میری تعریف میں کوئی کہتا ہے۔ شعر:-

مری شوخ خراباتی کی کیفیت نہ کچھ پوچھو
بہار حسن کو دی آب اُس نے جب چرس کھینچا

پریذیڈنٹ صاحب

اب حضرت بھنگی صاحب اپنے ترنگ میں ترانہ گاتے ہیں

بھنگی

اے حاضرین! جو کچھ میرے امیر بھائیوں نے اب تک کہا ہے وہ خوب کہا ہے۔ مگر وہ شراب اور افیون وغیرہ ہی کو ذریعہ نجات خیال کرتے ہیں۔ میری رائے میں بھنگ کا رتبہ سب سے عالی ہے اور زیادہ مفید و سستی ہے۔ (۱) شراب وغیرہ میں یہ طاقت کہاں کہ ایک کی جگہ چوگنا کھلا دے۔ جس قدر زیادہ کھاؤ اتنی ہی طاقت بڑھا دے۔ مجھے دیکھو کہ چار پانچ کا کھانا چٹ کر جاتا ہوں (۲) شراب کو کسی دیوتا نے پسند نہیں کیا۔ مگر بھنگ شیو جی مہاراج کی بوٹی کہلائی (۳) یہ شوجی کی بوٹی پینے والے بھولے بھالے ہوتے ہیں۔ جیسے خورد سال بچے ایشور ان کو پیار کرتا ہے۔ جو بھولے ہوتے ہیں نہ کہ عقلمندوں کو (۴) بھنگ ویرانوں کو آباد کرتی ہے فقیروں کے نئے استھان دیکھو وہ اسی کے طفیل آباد ہیں

(۵) بھنگی کے نزدیک زمین و آسمان رسیمان سب برابر ہیں۔ شراب وغیرہ ضرور سرکشی سکھلاتی ہے۔ ہر کسی سے لڑنا جھگڑنا۔ جوش و خروش شراب کا نتیجہ ہے۔ مگر بھنگ ایکسا ہی اور پیندی کھاتی ہے مقدور کیا کہ بھنگی اپنے بستر سے اٹھنے کا نام بھی لے۔ صاحبان! حقیقت یہ ہے۔

جس نے اس دنیا میں آکر ایک ان بھی پی نہ بھنگ
اُس نے سچ پوچھو تو کیا دیکھا جہاں کا آب و رنگ

پریذیڈنٹ صاحب

اب اجنبی مسافر ضمیر تمام جلسہ کی نظروں میں حقیر اپنی پر تقریر سے سب کو ہوش میں لاتے ہیں

ضمیر

حاضرین آپ اس وقت میرے نام سے ناواقف نظر آتے ہیں میرا نام ضمیر ہے۔ یہاں بولنے کی ضرورت نہیں سمجھتا گر آپ لوگ مجھ کو غلطی میں پڑے ہوئے معلوم ہوتے۔ اس وقت جو تقریریں استعمال نشہ کے بارہ میں کی گئیں ہیں۔ وہ سب کسی نہ کسی پہلو سے ضرور گمراہ کرنے والی ہیں۔ وہ سب ایسے خیال ہیں کہ آپ کو راہ راست سے پھیر کر تباہی کی طرف لے جا رہی ہیں شہنشاہ حقیقی کے احکام کو بھلا دیا گیا ہے۔ تم سب گنہگار ہو اور گناہ پر کی شرک پر جا رہے ہو۔ جو خوبیاں کرتے ہو وہ عقلمندوں کے نزدیک سب برائیاں ہیں۔ کل منشی اشیاء ایمان کی جڑ کو کاٹ دیتی ہے مفلسی ان کا ثمرہ ہے۔ ان کا استعمال انسان کو کل عیبوں کی طرف لیجاتا ہے۔ تم لوگوں کو شرم آنی چاہئے۔ تم اس کے لئے سخت سزا پاؤ گے اور دوزخ میں جاؤ گے۔ شعر:-

آگ دوزخ کی بھی ہو جائے گی پانی پانی
جب یہ عاصی عرق شرم میں تر جائینگے۔

نجات کی فکر کرو ورنہ شعر:-

اُٹھ کھڑے ہونگے کسی دن یہاں سے من جھاڑ کر
تراور او لیں گے نہ فرش بوریا بالائے دوش
تانے بانے یہ نہ کر ہرگز اعتبار
غور کر حشم حقیقت سے کہ سر پر کوچ ہے۔

توڑ کر اس طرف سے اس طرف کو جوڑ دے
تو تو مومن ہے ورنہ مومنوں کی ہیچ ہے۔

غافلو ہوشیار ہو جاؤ ؎

نفس کی آمد و شد ہے خانہ اہل حیات۔
جو تقضا ہو تو اسے غافلو قضا سمجھو۔

اجنبی مسافر ہوں۔ تم لوگوں کو سمجھاتا ہوں۔ اور خود گویہ کہتا ہوا جاتا ہوں۔ شعر:۔

خواب غفلت سے ذرا کھول مسافر آنکھیں
شب گئی صبح ہوئی کوچ میں تاخیر ہوئی۔

جلسہ برخاست

پبلک کا خادم ایم۔ این ہونہ پلیڈر
ریاست کپورتھلہ

۳/۱

ضرورت

اگر کسی سکول کو انٹرنس پاس شدہ استاد جو کہ مڈل کلاسوں کو ہر ایک مضمون اچھی طرح پڑھا سکتا ہے۔ اور مڈل سکول بنگل کلاں ضلع ہوشیارپور میں ہیڈ ماسٹر رہ چکا ہے۔ اور اگر کسی صاحب کو کلرک کی ضرورت ہو تو بھی بندہ سے مندرجہ ذیل پتہ پر تنخواہ کا فیصلہ کر لیویں۔

ماسٹر بدھ سنگھ چکوال ضلع جہلم

۳/۲

ضرورت

ایک ورنیکلر مدرسہ کی ہیڈ ماسٹری کے لئے ہمیں بہت جلد ایک اردو مڈل پاس مسیحی کی ضرورت ہے۔ نارمل پاس کو ترجیح دیجائے گی۔ اگر درخواست کنندہ درمیانی عمر کا ہو اور اس کی بیوی بھی اسی مدرسہ میں یا بائبل ویمن کا کام کر سکے تو بہت اچھا ہوگا۔ درخواستیں معہ نقول سندات ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

پادری ڈبلیو۔ ٹی میچل صاحب [illegible]

پادری ٹامس ہاول صاحب

کا

کام کراچی میں

مثل ہے کہ پیری میں جوانی کے امنگ یاد رہیں گے۔ مگر مہربان پادری صاحب موصوف نے تو پیری میں جوانی کرامات کر دیا جو جوانوں میں وہ ہمت کہاں جو آج اس پیر مرد میں ہے۔ زبان اور قلم دونوں خدا کے جلال کے واسطے رواں ہیں۔ لاہور میں آج وہ کام کر رہے ہیں جو ایک باغیرت مسیحی کا فرض ہے۔ علاوہ منصبی کام کے تحریر و تقریر جاری ہے۔ گذشتہ سال آپ ہوا تبدیل کے واسطے کراچی گئے۔ تو بحث مباحثہ کا بازار گرم تھا۔ امسال پھر آپ وہاں تشریف لے گئے تو وہاں لکچروں کا سلسلہ جاری کر دیا آپ نے وہاں تین لکچر بڑے دھڑلے کے زور سے دیے۔ جو پھر چھپوا کر تقسیم کئے۔ بہت مفید اور ضروری مضامین پر آپ نے قاطع دلائل سے اپنے دعووں کو ثابت کیا۔

لکچر اول۔ کتب مقدسہ کی تحریف و تنسیخ پر ہے۔ آپ نے ثابت کیا ہے کہ کتب مقدسہ کی تنسیخ و تحریف کا دعوے باطل ہے۔ اور اس دعوے کو مخالفوں یا یوں کہو کہ مدعیان تنسیخ کی کتاب الہامی ہی سے باطل ثابت کر دیا ہے۔ اُن واعظان انجیل کے واسطے جو مسلمانوں میں کام کرتے ہیں عمدہ ہتھیار ہے۔

لکچر دوم۔ نجات بذریعہ کفارہ ہے یا بذریعہ اعمال۔ آپ نے نجات بذریعہ اعمال مخالفوں کی کتب ہی سے باطل ثابت کیا ہے اور کفارہ سے نجات کو انہی اصطلاح کے مطابق پایہ ثبوت کو پہنچایا ہے۔ کہ خداوند یسوع مسیح کے کفارہ سے گنہگار نجات پا سکتا ہے وہی کامل کفارہ ہے۔

لکچر سوم۔ قیامت المسیح یہ بہت ضروری مضمون ہے اور اس پر پادری صاحب نے بہت محنت سے کام کیا ہے اور بہت ہی مضبوط دلائل سے ثابت کیا ہے کہ مسیح مردوں میں سے جی اٹھا۔ اور یہی کامل ثبوت قیامت کا ہے۔ قرآن و احادیث سے بھی اس کا ثبوت دیا ہے۔

تینوں لکچر پادری صاحب موصوف لاہور ٹرنٹی چرچ سے محصول ڈاک بھیجنے پر مل سکتے ہیں۔ تینوں لکچر آدھ آنہ محصول میں آ سکتے ہیں۔

راقم:۔ واعظ۔

بھول گئے

جناب بھول نہیں گئے صرف تجاہل عارفانہ ہے۔ یا دروغ گو را حافظہ نباشد۔ دوسرے کو کانا و احد العین کہنا آسان ہے مگر اپنا شہتیر نہیں دیکھا جاتا۔ پنجابی میں مثل ہے "ڈُبی تاں جاں ساہ نہ آیا"؟

ہمارے دوست کٹر ہندو اور متعصب آریا لالہ دینا ناتھ صاحب ایڈیٹر ہندو ۱۴ نومبر کے پرچہ میں جگوان داس گشتہ مرتد کی نسبت ایک نوٹ تحریر فرماتے ہیں اور اُن کو صد خطاب عطا فرماتے ہیں۔ لیکن ایک خطاب آپ نے ارادتاً چھوڑ دیا۔ آپ نے اس کو لالہ۔ پادری۔ مولوی تو لکھدیا۔ مگر وہ کبھی آریا بھی تھے۔ تو مہاشا کیوں نہیں لکھتے۔ جناب بندہ میں آپ کی اصلاح کرتا ہوں۔ پادری وہ کبھی تھا ہی نہیں۔ باوجود بی اے ہونے کے اور ایڈیٹر ہونے کے اور مشن کالج کے تعلیمیافتہ ہونے کے آپ کو ابھی تک پادری اور عیسائی میں فرق معلوم نہ ہوا۔ سچ ہے پیر شو بیاموز۔ آپ طنزاً پادری کہتے ہیں۔ اچھی بات ہے۔ آپ خوش ہو لیں اور آپ مہربانی سے گشتہ شرم جگوانہ اس کا خطاب پڑھ دیکھیں جس طرح سے کہ جب وہ قادیان میں مرزائی بنا تو مرزائیوں نے جو خطاب دیے ہے۔ ڈاکٹر پادری جگوان داس گشتہ ڈپٹی جب وہاں سے نکل گئے تو نہ ڈاکٹر رہا نہ پادری نہ مولوی۔ خیر آپ کسی کی حق تلفی نہ کریں۔ آئندہ آپ لالہ۔ مولوی۔ پادری۔ مہاشا جگوانداس لکھیں۔

ناظرین نور افشاں عموماً اور ہمارے مہاشا ہندوی

مسیحی مصر خدا اس گستہ پٹ کو جانتے ہیں کہ انہوں نے کبھی آکر باوجود مسیحی ہونے کے بھی منہ نہیں لگایا تھا۔ اب اُن کی آگاہی کے واسطے میں اخبار ہمالہ سے ذیل کا نوٹ نقل کرتا ہوں۔

لالہ۔پادری مولوی (مہاشہ) بھگوان داس پر مقدمہ

لالہ بھگوان داس گذشتہ کسی زمانہ میں اخبار ستارہ ہند کے ایڈیٹر تھے۔ پھر آپ نے ایک اخبار فرشتہ نامی جاری کیا اس کے بعد آپ عیسائی ہوئے لیکن عیسائیت سے آپ کی روحانی بھوک* دور نہ ہوئی اور اس بھوک کے لئے آپ قادیان پہونچے۔ اور مرزا غلام احمد قادیان کے خلیفہ نورالدین کے ہاتھ پر بیعت کرنی چاہی۔ پھر قادیان کو بھی چھوڑا اور کسی دوسرے مذہب کے متلاشی ہوئے۔ اب خبر آئی ہے کہ لالہ پادری۔ مولوی بھگوان داس دینانگر سے گرفتار ہو کر آگرہ جیل میں پہونچے ہیں۔ اور یہ گرفتاری ان خطوط کی بنا پر عمل میں آئی ہے۔ جو آپ نے اخبار مسافر کے ایڈیٹر بنام صورت کو غلیظ گالیوں سے پر دینانگر ضلع گورداسپور سے لکھے تھے۔ اب لالہ۔ پادری مولوی صاحب پر زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہتک عزت کا مقدمہ مجسٹریٹ آگرہ چھاؤنی کی عدالت میں چلیگا۔ مقدمہ کی پہلی پیشی ۸ نومبر کو تھی

واعظ

---

* بھوک تو اب دور ہوئی کہ بڑے گھر پہونچے اور پیٹ بھر کھانے لگے۔ ایک ایڈیٹر کے واسطے ایسی طنز مناسب نہیں۔ یہ پیٹ کے کتے جو ہیں اُن کی بھوک کبھی نہیں مٹتی۔ منہ

ضروری اطلاع

ناظرین نورافشاں کی خدمت میں التماس ہے کہ جو صاحب جب کبھی اپنا پتہ تبدیل کروانا یا کسی اور قسم کی اخبار کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں تو چٹ نمبر اور پتا پرانا اور نیا دونوں پتے مفصل تحریر کیا کریں۔ تاکہ تعمیل حکم میں کسی قسم کی رکاوٹ اور غلطی نہ ہو۔

ایڈیٹر

نوٹ اور رائیں

مردے ماریں شاہ مدار

لوگوں سے یہ مثل سنتے آئے ہیں لیکن کبھی موقعہ پر پھبتی نہ سنی گئی۔ تلاش ہی میں رہا کہ کہیں تو یہ فٹ آوے۔ جو نہ پایا تھا وہ یہ بھی خواجہ کمال الدین صاحب مرزائی کی بدولت مراد بر آئی۔ خواجہ صاحب ہر بات میں کمال دکھاتے ہیں۔ کیونکہ خاص ہر کمالتیں تو آپ میں ہیں اول کمال تو نام ہی میں ہے۔ دوئم کمال وکالت میں۔ سوئم مرزائی اور مرزائی بھی چال سیرے۔ پھر بھلا آپ کے کمال ہی کیونکر نقص ہو کر ثابت جا نکلا ہی اور بعد مشکلات اور کوشش بسیار کے آپ نے ایک مسلمان عورت کو کلمہ طیب کی بدولت اپنے وعظوں کی تاثیر سے مسلمان بنا ہی لیا۔ کچھ تو رزلٹ نکلا اور کمال یہ ہے کہ مسلمان کو مسلمان کیا۔ غیر مذہب والے کو تو مسلمان کیا ہی کرتے تھے۔ مگر مسلمان کو مسلمان کرنا یہ خواجہ صاحب ہی کا کمال ہے۔ اسی واسطے کہتے ہیں کہ مردے ماریں شاہ مدار

ناظرین مسلمان کرنے کی تشریح کہ کس طرح مسلمان کو مسلمان کیا پیسہ ہی کی زبانی بیان ہووے تو زیادہ موزوں ہوگا۔ اور یوں مجھ پر نزلہ نہ گرے گا۔ ہیں کمزور ہوں ان کے مقابلہ کی ان جیسی طاقت نہیں رکھتا مثل ہے کہ نزلہ بر ضعیف مے ریزد مسلمان مسلمان آپ سے نپٹ لیں گے جس عورت کو خواجہ صاحب نے مسلمان بنایا ہے اس کی نسبت مسلمانوں کا اخبار (جو خدا واسطے مسیحیت کا مخالف ہے) پیسہ اخبار روزانہ کے ۸ اکتوبر کے پرچہ میں یوں تحریر کیا گیا ہے۔

کونسی انگریز عورت مسلمان ہوئی؟ معلوم ہوا ہے کہ خواجہ کمال الدین صاحب نے جس عورت کو مسلمان کرنے کے متعلق ہندوستان میں خبر بھیجی ہے۔ وہ کئی سال سے بمبئی کے ایک مسلمان سوداگر جی ایم ابراہیم صاحب کی بیوی ہے اور اس کا ایک چار سال کا بچہ بھی ہے۔ غالباً* اب انہوں نے اس کو باقاعدہ مسلمان کیا ہوگا۔ مگر جو عیسائی عورت پہلے ہی کسی مسلمان کی بیوی ہو اس کے مسلمان کرنے میں دقت کیا پیش آئی اسی لئے تو ہم کہتے ہیں کہ مردے ماریں شاہ مدار۔

واعظ

---

* غالباً کی بھی خوب کہی۔ ر۔م۔و

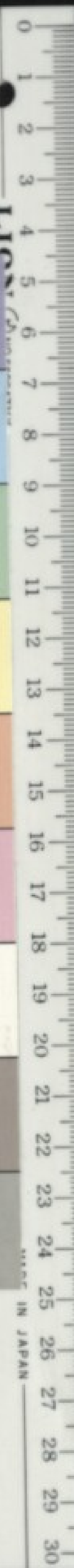
تعلیم کفارہ

گذشتہ سے پیوستہ

نیگیٹو یا ایلوپیتھک طریق نجات

کفارہ کی پاک تعلیم کا مولوی محمد صادق نے ایک دوسرا طریق نجات بیان فرمایا ہے۔ جسے نیگیٹو یا ایلوپیتھک طریق نجات کہتے ہیں۔ درحقیقت مولوی صاحب نے اسی طریق نجات کی خوبی وعظمت کے راگ گائے ہیں۔ اور اسی طریق نجات پر کفارہ کی پاک تعلیم کو قربان کرکے آپ عیسوی مذہب کے بجائے محمدیت و مرزائیت کے شیدا ہوئے ہیں۔ اس طریق نجات کا مطلب یہ ہے کہ کوئی گنہگار اپنی نیکی کے زور سے قبضہ گناہ کو توڑ کر رہائی پائے۔ اسی طریق کو علم الٰہی کی اصطلاح میں نجات بالاعمال کا طریق کہتے ہیں۔ ہمارے مخاطب نے اس طریق نجات کا بیان اپنے رسالہ کے صفحہ ۴۴-۴۵ تک کیا ہے۔ جس میں معمولی باتیں توبہ۔ ایمان۔ علم وعرفان وغیرہ وسائل اور حضرت محمد کی شفاعت گناہوں کی معافی کا ذریعہ بتلائی ہے۔ پر کسی جگہ خدا کی گناہوں سے نجات پانے کی صورت نہیں دکھائی۔ شاید مولوی صاحب کو علم نہ تھا کہ اُن کا خدا ہی سب سے بڑا گناہ کرنے والا ہے *

ہمارے مخاطب نے اس بات کو تسلیم کیا تھا کہ بندے گناہ کرکے نہ خدا کا کچھ بگاڑتے ہیں اور نہ نیکی کرکے کچھ سنوارتے ہیں جبکہ حقیقت یہی ہے۔ تو آپ کو بندوں کی گناہ سے نجات کی ناحق فکر دامنگیر ہوئی۔ توبہ اور ایمان سے مغفرت کے راگ گانے کی عبث سوجھی۔ خدا تعالیٰ کے علم وعرفان اور اس کے فضل ورحم کی بے فائدہ دھن لگی اور حضرت محمد کی شفاعت کی حاجت ہی نہیں



لاحق ہوگئی۔ ہم آپ کے مسلہ کے ساتھ ان باتوں کی ضرورت نہیں دیکھتے۔ کیا آپ کی رائے شریف میں تبدیلی تو واقع نہیں ہوگئی؟

حضرت مسیح نے بندوں کا گناہ و قصور ثابت کرنا تھا وہ آپ نے کیا نہیں بلکہ آپ نے فرمایا تھا کہ بندوں کا گناہگار پیدا ہونا محض جھوٹ ہے۔ اور پھر آپ نے کہیں ثابت کر نہیں دکھایا کہ بندے خدا کے فلاں امر میں گناہگار ہوگئے۔ اس لئے ان کو گناہوں سے نجات پانے کی ضرورت لاحق ہوگئی۔ کسی کی گناہگاری ثابت نہ کی پر نہیں ان کی نجات کی تدابیر کرنے لگے۔ آخر یہ معاملہ کیا ہے؟

آپ کا اللہ علم و عرفان اور توبہ۔ ایمان وغیرہ ناحق بندوں کے گلے کیسا منائے جاتے ہیں۔ اور نہیں دیکھتے کہ ان تمام باتوں کی ضرورت آپ کے اللہ کو ہے۔ اس کا آپ ذکر تک نہیں کرتے اور ادھر ادھر کی باتیں بول گئے۔ کیا آپ نے ہم کو بھی اپنے سامعین سا سمجھا تھا؟ یہ آپ کی فکر کا قصور تھا۔ ہم آپ کو بتاتے ہیں۔ قرآن شریف نے اللہ تعالے کے ہاتھوں سے اہل دنیا کو مردہ ثابت کیا ہے آپ کن کے عارف ہونے اور تائب ہونے اور مومن ہونے کا ذکر کرتے ہیں؟ کیا آپ نے نہیں پڑھا؟

اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنٰہُ وَجَعَلْنَا لَہٗ نُوْرًا یَّمْشِیْ بِہٖ فِی النَّاسِ کَمَنْ مَّثَلُہٗ فِی الظُّلُمٰتِ لَیْسَ بِخَارِجٍ مِّنْہَا۔

یعنے کیا جو شخص مردہ تھا پس ہم نے اسے زندہ کیا اور کیا واسطے اس کے نور جاتا ہے ساتھ اس کے درمیان لوگوں کے وہ مثل اس کی ہوسکتا ہے۔ جو اندھیروں میں ہو نہ نکل سکے ان سے؟ انعام ۱۵ رکوع۔ اس جگہ حضرت محمد کی قبل از قرآن اور مابعد قرآن حالت کا بیان ہے۔ قبل قرآن آپ کو مردہ اور بعد قرآن زندہ کہا گیا ہے۔ لیکن جب ہم بعد قرآن حضرت محمد اور اور لوگوں کی بابت پڑھتے ہیں کہ

اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ

یعنے تحقیق تو مردہ ہے اور وہ مردہ ہونے والے ہیں۔ زمر ۳ رکوع۔ تو حضرت محمد کی قبل از قرآن اور بعد قرآن حالت یکساں ثابت ہوجاتی ہے۔ اور وہی حالت دوسرے لوگوں کی بیان کیجاتی ہے۔ پس اس سے جو حقیقت ثابت ہوتی ہے۔ وہ گنہگاروں کا مردہ ہونا ہے۔ ان مردوں کی بابت وعدہ ہے وانّہٗ

مَنْ تَابَ رَبَّہٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَہٗ جَھَنَّمَ لَا یَمُوْتُ فِیْھَا وَلَا یَحْیٰی۔

یعنے تحقیق جو اپنے رب کی طرف مجرم ہو کر جاوے اس کے واسطے جہنم ہے۔ جس میں وہ نہ مریگا نہ جئیگا۔ طٰہٰ آیت۔ پس ثابت ہوا کہ گناہگار مردہ ہیں۔ اپنی کمائی میں گرو ہیں۔ عام گناہگار تو کیا ذکر حضرت محمد بھی میت ہیں۔ اب کہو کہ آپ کے مطالبے کسکے گلے ڈالے جائیں۔ قرآن و حدیث محض بنی آدم کو جہنم کا ایندھن بنانے کو تیار ہے۔ بالتخصیص اہل قرآن کو اب فرماؤ کہ کوئی گناہگار آپ کے تجویز کردہ وسائل نجات سے کیا سلوک کرے؟ (باقی آیندہ)

آریہ گزٹ کے سستے چیلنج

ہمارے ۱۰ اکتوبر سن رواں مطبوعہ نور افشاں کے مضمون کی سرخی کو دیکھ کر آریہ گزٹ نے قرآن والی اور حدیث والی کا ٹھیکہ لے کر آپ نے بیچ نور افشاں کو چیلنج دیدیا ہے۔ جسے پڑھ کر ہمیں حیرت ہوئی۔ کہ آریہ گزٹ اور قرآن و حدیث والی پر چیلنج ایں چہ معنے دارد؟ بعد تامل معلوم ہوا کہ شاید آریہ گزٹ نے چیلنج کو ایک جنس خیال کرکے اس کی دوکان کھول رکھی ہوگی۔ بھلے سستے بھاؤ پر لگا دئے گئے۔ ورنہ ہر ایک صاحب فکر سمجھ سکتا ہے کہ آریہ گزٹ کو قرآن و حدیث کے کسی مسلہ پر نور افشاں کو چیلنج دینے کی کیا سوجھی؟ ہم نہایت ادب سے آریہ گزٹ کے ایڈیٹر کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر آپکے چیلنج ایسے سستے ہوگئے ہیں کہ وہ آپکو "ان نعمان ہیں تیرا مہمان" کے مصداق بنانے پر مجبور کر رہے ہیں تو ان کا ایک بڑا ذخیرہ کر کے دھرمپال کی خدمت میں روانہ فرما دیجئے گا۔

ہمارا مخاطب ابھی تک زندہ ہے۔ وہ آپ سے بہتر قرآن و حدیث جانتا ہے اسکا حق ہے کہ وہ ہمیں انہیں الفاظ میں چیلنج دیوے جن میں آپ نے دیا ہے۔ مگر وہ تو خاموش رہے اور آپ بول اُٹھے۔ اچھا جناب اگر یہی بات ہے تو پہلے ان سے مختار نامہ لیکر شایع فرما دیں اور ہمیں پھر انہیں الفاظ میں اس مسلہ پر چیلنج دیدیں تو ہم آپکے لئے آپکی آپ سنکا جواب لکھیں گے۔ ورنہ جب تک مولوی محمد صادق جیتا ہے کسی دوسرے کی وکالت ہمیں منظور نہیں ہے۔

ہم اہل قرآن کی عزت کرتے ہیں ان کے علما کو آریہ گزٹ کے ایڈیٹر پر قرآن و حدیث دانی میں ہزار چند زیادہ ترجیح دیتے ہیں وہ ہم سے جو کچھ دریافت فرمائینگے وہ دینی طور سے ہم سے قریب ہیں مگر آپ کن مسائل پر بحث کریں گے اور ہم میں باعث اختلاف ہیں کچھ نہیں بتائینگے ہم جو کچھ لکھ چکے ہیں یا جو کچھ لکھیں گے وہ ان میں اور ہم میں معاملہ ہے۔ ایسے حال میں اُن کے بجائے آپکا دخل در معقول ہونا ہمارے نزدیک قابل توجہ نہیں مہربانی سے آپ اپنے چیلنج کو اپنے پاس رکھیں شاید کسی دوسرے وقت کام آجائے۔

آخر میں التماس ہے کہ اگر آریہ گزٹ ہم سے مسلہ زیر نظر کے استناد میں عرض طلب فرماتا کہ دلی اطمینان حاصل کرے تو ہم فوراً اسناد نقل کرکے آپ کی تسلی کردیتے۔ مگر آپ نے ہمیں چیلنج دیا ہے جسے قبول کرنے کے یہ معنی ہیں کہ ہم اہل قرآن کی حقارت روا رکھنے والے ہیں۔ وہ گویا قرآن و حدیث سے بالکل بے خبر ہیں۔ صرف آریہ گزٹ ہی ایک عارف رہ گیا ہے۔ جس کی اطمینان کرنا ہمارا فرض ہے۔ درحالیکہ ہمارے نزدیک اہل قرآن کی توقیر و عزت تاہنوز قایم و ثابت ہے۔ اس وجہ سے ہم مسلہ زیر بحث کے اسناد سے آپ کو آگاہ کرنا اپنا فرض نہیں سمجھتے۔ اگر ہم آپ کو اس کے اسناد دیں تو ہم نے آپ کا چیلنج قبول کرلیا اور اہل قرآن کی لیاقت و قابلیت کا انکار کر دیا اور یہ ہم سے کبھی نہیں ہوگا۔

غلام مسیح

فَکُلُّ امْرِئٍ بِمَا کَسَبَ رَھِیْنٌ یعنے ہر ایک آدمی اپنی کمائی میں گرو ہے طور ۱ رکوع۔

---

۱۲ نومبر لنڈن۔ ایک جہاز پر جس پر روئی کے ۱۱۰۰ گٹھے لدے ہوئے تھے آگ لگ گئی اور سارا مال جلگیا۔

مفید عام ۳/۴

ہم ذیل کا بیان کوکب ہند سے عام کی آگاہی اور فائدہ کے واسطے چھاپتے ہیں۔

ایک مدت مدید سے ہمارا پریس جہاں تک ہو سکتا ہے دینی تعلیمی اور دوسری مفید دلچسپ اور کار آمد کتابوں کو جو ادھر اُدھر سے دستیاب ہو سکتی ہیں معقول قیمت پر فروخت کرتا چلا آیا ہے۔

گزشتہ مہینوں میں اکثر خریداروں نے تین کتابوں کو خریدنا چاہا۔ جن کو ہم مہیا نہ کر سکتے تھے۔ اکثروں نے کتابوں کے نام اور قیمت بھی غلط لکھی جن سے دونوں جانبین کو کسی قدر ناحق نقصان اور تکلیف اٹھانا پڑی۔

مثلاً اکثروں نے مسٹر اے فاربس کی تالیف شدہ کتابوں کو جو بادشاہ جارج پنجم اور ملکہ میری سلامت کی سرگذشتیں جو زبان اُردو ہندی اور انگریزی میں چھپی ہیں۔ جو ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہیں اور جن کو کل ملک ہند اور برما کی پراونشیل ٹیکسٹ بک کمیٹی نے بڑی جانچ کر کے اپنے اپنے صوبہ کے ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن سے سفارش کی کہ یہ دلچسپ اور نئی کتابیں طلباء کے انعام دینے کتب خانوں میں رکھنے کے لائق ہیں۔ ملک کے فائدہ کے لئے ضرور خریدی جائیں۔ ہم مسٹر فاربس سے ان نادر الوقت کتابوں کی فہرست مع قیمت پبلک عام کے فائدہ اور آگاہی کے واسطے درج کرتے ہیں:۔

۱۔ (الف) بادشاہ جارج پنجم کی سرگذشت زبان اُردو میں بڑی کتاب مع تصویرات قیمت فی جلد (عہ) جو کالج اور ہائی سکول کے طلباء کے انعام دینے اور کتب خانوں کیلئے منظور ہوئی ہے۔

(ب) بادشاہ جارج پنجم کی سرگذشت زبان انگریزی میں (۱۴؍)

(ج) بادشاہ جارج پنجم کی سرگذشت زبان اُردو اور ہندی میں الگ الگ دیہاتی مدرسوں کیواسطے جلد جلد قیمت (۱؍)

۲۔ (الف) حضور ملکہ میری سلامت کی سرگذشت مع تصویرات کے بڑی کتاب قیمت فی جلد (عہ) جو کالج اور ہائی سکولوں کے انعام دینے اور کتب خانوں کیواسطے منظور ہوئی ہے۔

(ب) حضور ملکہ میری سلامت کی سرگذشت چھوٹی اُردو اور ہندی میں الگ الگ جو دیہاتی طلباء کے انعام دینے کے منظور ہوئی ہیں قیمت فی جلد (۵؍)

(۳) لیڈی ہارڈنگ صاحبہ کی سرگذشت مع تصویرات کے بڑی کتاب جو خاص آپ کی اجازت سے تالیف کی گئی تھی اور حضور سر کلینڈ کالون صاحب بہادر کے سی۔ بی لفٹنٹ گورنر آف ان ڈبلیو پی۔ اور چیف کمشنر آف اودھ کو ڈیڈیکیٹ (یعنی نذر کی گئی) قیمت فی جلد سوا روپیہ (عہ) مقرر ہے۔

۴۔ شاہزادہ جارج پرنس آف ویلس کی سرگذشت اُردو میں قیمت بارہ آنہ (۱۲؍)

علاوہ اُن کے پہلا آسان جغرافیہ اور ذہنی حساب کی کتاب جو پادری پی۔ ایچ بیڈلی صاحب مرحوم کے حکم کے مطابق دیہاتی مدرسوں اور اکثر ماسٹروں کے واسطے تالیف کی گئیں قیمت فی جلد ۴؍ زبان اُردو میں الگ الگ۔

صاحب مسٹر اے فاربس مشن سکول صدر بازار لکھنؤ۔ یا ذیل کے پتہ سے خریدیں گے اُن کو اب سے لیکر ۱۵ ویں دسمبر تک ذیل کا کمیشن دیا جائیگا۔

۱۔ جو صاحب اوپر کی کل کتابیں بطور نمونہ کے مول منگا وینگے انکو آدھی قیمت پر بھیجی جائینگی۔

۲۔ جو صاحب کم سے کم پانچ روپیہ کی کتابیں خریدینگے اُن کو ساڑھے چھ روپیہ کی کتابیں بھیجی جائینگی۔

۳۔ جو دس روپیہ کی کتابیں خریدینگے انکو ساڑھے بارہ کی کتابیں اور جو تیس روپیہ انکو چالیس روپیہ کی اور جو پچاس روپیہ ان کو ستر روپیہ (۷۰) کی بھیجی جائینگی۔ اور ڈاک محصول خریدار کے ذمہ ہر حالت میں ہوگا۔

۴۔ جو صاحب ایکسو روپیہ کی کتابیں خریدنے کا قصد کرینگے ان کو ڈیڑھ سو روپیہ کی کتابیں بھیجی جائینگی اور ڈاک محصول معاف ہوگا۔

پریس نے مسٹر فاربس سے ایک خاص بندوبست کمیشن کے بارے میں کر لیا ہے تاکہ خریدار اور پریس کو کچھ بھی نقصان اور تکلیف نہ ہو دے۔ اب اس موقع کو غنیمت جانکر طلباء کے انعام دینے اور کتب خانوں کی زینت کے لئے جلد فرمائش بھیجیں گے۔

میتھوڈسٹ پبلشنگ ہوس لکھنؤ

نوٹ:۔ جو صاحب ہمارے اس بیان کو اپنے اخبار میں کم سے کم ایک بار چھاپ دینگے۔ ہم بھی ان کے کسی مفید بیان کو اپنے اخبار میں چھاپ دینگے۔

ضرورت ۳/۴

ہم کو دو سرگرم مسیحی کارندوں کی ضرورت ہے ایک اپری پاس جو کہ لودیانہ شہر میں بچوں کو دینی اور دنیوی تعلیم دیسکے خدمت میاں اور بیوی کی ہوگی۔ آدمی کے لئے ماہوار دس روپیہ اور بیوی کے لئے پانچ روپیہ۔ دوسرا کم از کم مڈل پاس ہو جو کہ شہر کی منادی کے کام میں پوری امداد دے سکے اور دیگر کتب فروشی کے کام کو بھی کر سکے حسب لیاقت اور تجربہ تنخواہ ملیگی۔ ہر دو کارندوں کو مکان مفت ملیگا۔ ہر دو سائل گانے اور بجانے والے ضرور ہوں۔ درخواست کنندگان اپنے اپنے مشنری صاحبان کی رضامندی بمعہ مشتہر کے پاس عرضیاں روانہ کریں۔

المشتہر:۔ پادری اے۔ بی گولڈ مشنری انچارج اے پی مشن لودیانہ

ضرورت ۳/۴

ہم کو ایک سرگرم تجربہ کار مسیحی استانی کی ضرورت ہے۔ انگریزی مڈل پاس ہو اور علاوہ اسکے ٹرینڈ ہو اور ہندی علم سے بھی پوری واقفیت رکھتی ہو۔ سائل بمعہ مشتہر کے پاس درخواست کریں تنخواہ کا فیصلہ خط و کتابت سے ہو سکتا ہے۔

المشتہر:۔ مس ایل۔ بی ڈیمس صاحبہ
اے۔ پی مشن لودیانہ

حالات جاپان اُردو	۲روہر
شریف بیبیاں	۳رو۲ر
چندر لیلا ساد ھنی اُردو ۱ روہ ر گورکھی	۱ر
رشیوں کا آبائی وطن	۱ر
آواگون یا آئندہ زندگی	۱ر
تناسخ کا کھنڈن	۲ر
سیر ہند	ھر
بچوں کی پرورش	۱ر
لیبوریٹری میتھڈ	۱ر
وکیل کی سرگذشت رومن	۶ر
دو سوال (ناشتگ تعلیم کار وازروئے فلاسفی	۲ر
سوچیر کاش	۳رو مجلد ۱۲ر
ملکہ آستر کا احوال باتصویر ولایتی	۶ر
ملکہ روت کا احوال " "	۶ر
موسیٰ کا احوال " "	۶ر
وشنو کے دس اوتار	۲ر
ویدک تصنیفات	۱۰ر
اصلاح تمدن	۵ر
اصلاح زراعت	۱ر
صنعت ودستکاری	۲ر
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	"
ویدوں کی ازلیت	۹پائی
پرستش حیوانات	۳پائی
تیرتھ	۹پائی

اہل ہنود کے تیوہار	۹پائی
تاریخ مذہب	۸ر
تاریخ روم	۸ر
تاریخ مصر	۸ر
تاریخ یونان	۸ر
مرقع روس	۸ر
قدیم مسیحیوں کے حالات	۲ر
حیات پولوس	۴ر
حیات داؤد	۸ر
راہ زندگی	۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن	۸ر
گنجینۂ اسلام رومن	۸ر
رامپال سنگھ رومن اُردو	۸ر
تلاش حق اُردو ھ رومن اُردو	۳رو۶ر
دولت لازوال اُردو	۳ر ۵ر ۸ر
" رومن اُردو	۸ر
عزت بیمثال اُردو	۲ر ۵ر ۸ر
" رومن اُردو	۸ر
اصلاح اخلاق	۴ر
ہند کی افلاس کا انسداد	۱ر
شادی کی بابت خیالات	۱ر
سچی اور جھوٹی خیرات	۳پائی
صفائی کی ضرورت	۳پائی
دعوت اسلام	۹پائی
مسیح کا نمونہ	

مسیح کے خاص دوست	۸ر
کشف الحقایق	۸ر
بیگناہ نبی	۳پائی
فارقلیط	۳پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	۳پائی
حضرت محمد	۳پائی
انجیل شریف کی صحت و درستی	۳پائی
اسماء الٰہی	۳پائی
خدا کے دس حکم	۳پائی
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	۳پائی
مسیح یا محمد	۳پائی
نماز	۳پائی
سچا اسلام	۳پائی
قرآن	۳پائی
یسوع مسیح	۳پائی
یسوع مسیح کی موت اور جی اٹھنا	۳پائی
سورہ فاتحہ	۳پائی
ہمارا شافع کون ہے	۳پائی
خدا ہمارا باپ	۳پائی
کیا انجیل منسوخ ہو گئی	۳پائی
انصاف کا دن	۳پائی
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد	۹ر
لفظ دیو کی دیانندی تفسیر۔ رگوید میں سے بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ۔ ڈی۔ گریسولڈ	۲ر

پتہ۔ کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی پی +

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۱۲
ہندوستان وپنجاب سے معہ محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲
ہندوستان وپنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ۔ ۔ ۔ ۲
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	سے	صہ	ملے
چوتھائی کالم	صہ	ملے	للعہ
نصف کالم	ملے	للعہ	رعہ
پورا کالم	للعہ	رعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	عہ	۱ م

ہر ایک دفعہ کے ملئے فی سطر ۱ر۔ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ :۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں +

اطلاع ضروری ۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہیے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط وکتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم ونثر مضمون بھیجتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہیے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جسکے پڑھنے کی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے +

مخزنِ مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لیکر دو روپیہ تک ہے۔ نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو پی سے طلب کر سکتے ہیں +

تواریخ کلیسا

یہ کتاب رومن اُردو میں چھپ کر تیار ہو گئی ہے اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک کے ہیں۔ قیمت عہ +

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں سونے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اسمیں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے۔ اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں۔ تو فی کاپی ۱۲ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کیلئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغ دل کے چاروں نمبر (سنہ ۱۹۱۲ء کے) ۲ر فی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم ویری۔ ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

پرسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں۔ ۱۰ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ۸ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۲ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ اور نئے پراسپکٹس دار اُردو وانگریزی مینیجنگ ڈائرکٹر پادری ولٹر جے کلارک ایم۔ اے فورمن کالج لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

سی۔ بی۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ عہ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۲ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن کرشا کروتول وکیرم وغیرہ ودیگر سامان الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزان قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت رکشا عہ سے عہ کروتول عہ +

مزید دریافت کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

دپادری جے۔ وی بیروز صاحب پبلشر ایڈیٹر وپنجر نورافشان کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام ذاکلی بردر زچھپا +